INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوۃ کا ترجمان

۲۶
۲۹ جمادی الآخر تا ۶ رجب ۱۴۱۶ھ بمطابق ۲۴ تا ۳۰ نومبر ۱۹۹۵ء

توہینِ رسالت
کے بڑھتے ہوئے رجحان کے
خلاف ٹھوس اقدامات کی ضرورت

قادیانی اُمّت کے
استعماری خدوخال

چالیس ہزار قادیانیوں کا قبولِ اسلام

آپ کے مسائل

مولانا مفتی منیر احمد اخون

مسئلہ وراثت

سوال...... شاہینہ جبیں کے تین بچے ہیں جن کے نام سیمین جبیں' نوشین جبیں اور وجاہت اللہ ہے شاہینہ جبیں کے مرنے کے ۳ ماہ بعد ہمارے والد عنایت اللہ نے ہماری خالہ نجمہ جبیں سے شادی کرلی والد کی شادی کرنے کے بعد ایک ہفتے کے بعد ہماری والد عنایت اللہ کا انتقال ہوگیا ہماری خالہ نے ۸ سال تک ہمیں ہماری ودھیال والوں سے ہمیں نہیں ملوایا ۸ سال کے بعد میری سگی پھوپھی نے رشتہ میرے لئے ڈالا تو ہماری سوتیلی والدہ نے اس کو منظور کرلیا اور نکاح کرکے خود اپنی مرضی سے نکاح والے دن ہی رخصتی کردی جبکہ میرے والد صاحب صاحب جائیداد تھے اور میری سوتیلی والدہ نے مجھے کوئی جہیز بھی نہیں دیا اور لڑائی جھگڑا کرکے زبردستی رخصتی کردی اب ۳ سال تک نہ وہ مجھ سے ملتی ہیں نہ میرے بہن' بھائی کو مجھ سے ملنے دیتی ہیں اگر میں اپنے باپ کے گھر جاتی ہوں تو گھر میں تالا ڈال کر کہیں چلی جاتی ہیں میری سوتیلی والدہ نے کسی دوسرے آدمی سے شادی کرلی ہے اور اس شادی کو چھپا رہی ہیں اور اس شادی کو ۲ ماہ ہونے والے ہیں ہمارے والد کی تمام جائیداد ہمارے والد عنایت اللہ کے نام ہے اور ہماری سوتیلی ماں اپنے والدین کے ساتھ مل کر دھوکے کے ساتھ بیچنا چاہتی ہیں اور میرے چھوٹے بہن بھائی جن کی عمریں بہن ۱۴ سال اور بھائی ۱۳ سال کا ہے ان کو بہت ڈرا دھمکا رکھا ہے جبکہ میں (سیمین جبیں جو کہ شادی شدہ ہوں اور بالغ ہوں عمر ۲۰ سال ہے) چاہتی ہوں کہ اب جبکہ سوتیلی والدہ نے شادی کرلی ہے تو اپنے بہن بھائی کو اپنے پاس رکھوں اور اپنے والد کی تمام جائیداد کو خود سنبھالوں جب تک میرے بہن بھائی بالغ نہیں ہوجاتے کیونکہ ۱۰ سال یا ۱۱ سال کے دوران نہ تو ہم بہن بھائیوں نے اور نہ ہماری ددھیال والوں نے ہماری سوتیلی والدہ سے جائیداد میں سے کسی قسم کا کوئی حساب نہیں لیا ہے جبکہ ایک عدد اسکول بھی ہے جو کہ ہمارے والد کے زمانے سے ہے جس کی آمدنی ۸ سے ۱۰ ہزار ہے۔ شرعی طور پر ہماری سوتیلی والدہ کا ہمارے والد کی جائیداد میں سے کیا حق بنتا ہے جبکہ انہوں نے دوسری شادی کرلی ہے اور میں اپنے بہن بھائی اپنے پاس رکھ سکتی ہوں یا نہیں کیونکہ میری مرضی نہیں ہے کہ اب وہ سوتیلی والدہ کے پاس رہیں۔

سیمین جبیں

جواب..... صورت مسئولہ میں بعد ازادائیگی حقوق ثلاثہ (تجہیز و تکفین' قرض' وصیت) کل ترکہ کو بتیس حصوں میں تقسیم کریں گے جس میں سے چار حصے بیوہ کو (یعنی آپ کی سوتیلی ماں) کو چودہ حصے بیٹے کو سات سات حصے ہر بیٹی کو دیں گے۔ باقی رہا مسئلہ آپ کے بہن بھائی کی پرورش کا تو چونکہ آپ کی بہن شرعاً" بالغ ہے اور بھائی قریب البلوغ ہے ان دونوں کو اختیار ہے کہ جس کے پاس چاہیں رہیں چنانچہ اگر یہ دونوں آپ کے پاس رہنا چاہتے ہیں تو خالہ (سوتیلی ماں) کو منع کا قطعاً" کوئی حق نہیں۔

کپڑے پر اللہ و محمدؐ کا پرنٹ

پنجاب پرنٹنگ ملز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور پاکستان نے ایک کپڑا پرنٹ کیا ہوا ہے جس پر لفظ (محمد) ﷺ کے ساتھ دے ہوئے الفاظ میں لفظ اللہ بھی لکھا ہوا ہے۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ ایسے کپڑے سے ان مقدس الفاظ کی بے حرمتی تو ایک بدیہی سی بات ہے کہ بیٹھتے وقت یہ مقعد کے نیچے آنے کے ساتھ ساتھ بعض ناگفتہ بہ حالات میں بھی مثلاً" حیض و نفاس اور ولادت کے ایام میں زیب تن کیا جاتا ہے۔ لہٰذا قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا حکم بتادیں کہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟

(عبدالکریم عابد گلشن اقبال کراچی)

جواب....... اللہ جل جلالہ اور سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کو استعمالی کپڑے پر پرنٹ کرنے والے توہین رسالت کے مرتکب ہیں۔ اور اس بدترین گستاخی پر دائرہ اسلام سے خارج کافر اور مرتد ہوگئے ہیں۔

من استخف بالقرآن او بالمسجد او بنحوہ مما یعظم فی الشرع کفر۔

(شرح فقہ اکبر ص ۲۰۵)

وایما رجل مسلم سب رسول ﷺ او کذبہ او عابہ او تنقصہ فقد کفر باللہ وبانت منہ زوجتہ فان تاب والاقتل۔

(کتاب الخراج ص ۱۰۸ تا ص ۱۰۹)

نیز اس کپڑے کو جان بوجھ کر بیچنے والے دکاندار بھی اس حکم میں ہیں کیونکہ اس کپڑے کا لباس تو درکنار قرآن کریم کا غلاف بھی بنانا جائز نہیں۔

درمختار میں ہے:

ولا یجوز لف شئی فی کاغذ فیہ فقہ .... ولو فیہ اسم اللہ او الرسول فیجوز محوہ لیلف فیہ شئی۔

شامی میں ہے:

(قولہ لاحترامہ) ای بسبب ما کتب بہ من اسماء اللہ تعالٰی ونحوھا علی ان الحروف فی ذاتھا لھا احترام۔ (فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۱۳۸)

نیز ان پر حاکم مسلم آقائے دوجہاں ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی ایسی سخت ترین سزا جاری کرے کہ رہتی دنیا تک تماشہ عبرت بن جائے اور آئندہ کسی پلید و لعین کو ایسی جرأت نہ ہو نیز اس ٹیکسٹائل مل کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATME NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ
ختم نبوۃ

جلد ۱۴
شمارہ ۲۶

مدیر مسئول	مدیر اعلیٰ	سرپرست
عبدالرحمٰن باوا	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

اس شمارے میں

اداریہ	۳
قادیانی امت کے استعماری خدوخال	۷
چالیس ہزار قادیانیوں کا قبول اسلام	۱۰
فوج میں بحران	۱۳
دور جاہلیت اور دور اسلام	۱۵
ذکری عقائد آپ کی عدالت میں	۱۸
اخبار ختم نبوت	۲۰

مجلس ادارت

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ○ مولانا اللہ وسایا
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ○ مولانا منظور احمد حسینی
مولانا محمد جمیل خان ○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر

حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر

عبداللہ ملک

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

ارشد دوست محمد

اندرون ملک چندہ

سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۸۵
سہ ماہی ۴۵ روپے

بیرون ملک چندہ

امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۱۰۰ ڈالر ○ یورپ اور افریقہ ۸۰ ڈالر
○ متحدہ عرب امارات و انڈیا ۶۰ ڈالر
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۰۳۰ کراچی پاکستان ارسال کریں

قیمت ۳ روپے

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

ناشر: عبدالرحمٰن باوا | طابع: سید شاہد حسن | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | مقام اشاعت: ۱۰۳ بنز رنگ لائن کراچی

اداریہ

توہین رسالت کے بڑھتے ہوئے رجحان کے خلاف ٹھوس اقدامات کی ضرورت

روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۳ر نومبر کی خبر جس کو دیگر اخبارات نے بھی شائع کیا ہے درج ذیل ہے

پھلوان (نامہ نگار) یہاں نواح میں توہین رسالت کی مرتکب قادیانی نوجوان کو قتل کر دیا گیا بتایا گیا ہے کہ چک نمبر ۹۸ شمالی کے رہائشی عرفان ٹیپو نے جس کا تعلق قادیانی فرقہ سے ہے تین مسلمان نو عمر طالب علموں کے سامنے نبی پاک صلعم کی شان میں گستاخانہ الفاظ کہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو افضل قرار دیا (نعوذ باللہ) جس پر مسلمان نوجوان عمران اور عرفان ٹیپو کے مابین آج جمعرات کو شام کے وقت تلخ کلامی ہو گئی طیش میں آکر ٹیپو نے عمران پر فائر کیا جو خطا گیا جس پر عمران نے اپنے دو ساتھیوں کی مدد سے عرفان ٹیپو پر خنجر چلا دیئے جس سے وہ موقع پر ہلاک ہو گیا مقتول کی عمر پچیس سال جبکہ مارنے والوں کی عمریں بالترتیب چودہ' پندرہ سال بتائی جاتی ہیں مقتول محکمہ معدنیات کے ایک اعلیٰ افسر منصور احمد باجوہ کا بیٹا بتایا جاتا ہے وقوعہ کے بعد علاقہ میں سخت کشیدگی پائی جارہی ہے پولیس نے جائے واقعہ سمیت ملحقہ چک میں ناکہ بندی کر دی ہے تاہم ابھی تک مقدمہ درج نہیں ہوا۔ جب اس سلسلہ میں پولیس سے رابطہ قائم کیا گیا تو پولیس نے کچھ بتانے سے گریز کیا جبکہ مقتول کی نعش کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اسپتال سرگودھا پہنچا دیا گیا ہے اس کا پوسٹ مارٹم آج جمعہ کی صبح ہو گا۔

۵ر نومبر کے نوائے وقت نے یہ خبر دی ہے کہ

جھاوریاں (نامہ نگار) سرگودھا کے نواحی چک ۹۸ شمالی میں قادیانی نوجوان کے قتل کے مبینہ ملزمان رضوان وغیرہ نے تفتیشی افسر کے روبرو بیان دیا ہے کہ اس نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے اس لئے ہم نے اسے قتل کیا اگر آئندہ بھی کوئی ایسا کرے گا تو اسے ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ بہبود آبادی کے وفاقی وزیر بے سالک کی سرگودھا آمد کے موقع پر سیکورٹی کے سخت اقدامات کر دیئے گئے ہیں سرگودھا میں گستاخ رسول کے قتل کے بعد ان کے ہمراہ اسپیشل بم اسکواڈ کی ڈیوٹی بھی لگائی گئی ہے۔

اسلام کے نام پر وجود میں آنے والے پاکستان میں قادیانیوں اور ان کے زیر اثر جمعدار عیسائی لڑکوں کی طرف سے شان رسالت میں توہین کے ارتکاب کا تسلسل یقیناً "گہری سازش کا حصہ ہے۔ ان سطور میں ہم بارہا حکمرانوں کو اس طرف توجہ دلاتے رہے ہیں کہ اس روش کا مقصد مسلمانوں کی ایذاء رسانی کے سوا کچھ نہیں۔ قادیانی اس طریقے سے مسلمان اکثریت کے جذبات برانگیختہ کرکے فسادات کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں۔ بد قسمتی سے ہمارے حکمران طبقہ کے فکر و عمل میں نہ اللہ کی قہاریت کا تصور سماتا ہے اور نہ شان رسالت کا وقار کوئی اہمیت رکھتا ہے۔ آئین اور قانون ملکی کو حکمرانوں کی مغرب نوازی نے کھلونا بنا کر رکھ دیا ہے۔ عدالتوں کے ذریعہ حقوق انسانی اور حقوق اسلامی کے تحفظ سے خود حکمران بھی شاید مایوس ہو چکے ہیں جس کا وہ اعتراف بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ مسلسل کئے جانے والے اس اعتراض پر کہ حکومت کراچی میں زیر حراست ملزموں کو عدالتی کارروائی کے بغیر ہی پولیس مقابلوں کے نام پر سزائے موت دے دیتی ہے۔ نمائندہ جنگ کے سوالات کا جواب وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر نے گلی لپٹی رکھے بغیر یہ دیا کہ "دہشت گردوں کو پکڑ کر عدالتوں کے ذریعے سزائے موت دلانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے" (جنگ یکم نومبر)۔ حکومت کے انتہائی ذمہ دار شخص کی زبان سے ادا ہونے والا یہ جملہ پاکستانی عدالتی نظام پر عدم اعتماد کا اعلان اور اس پورے نظام عدالت کے ناکارہ اور بے مقصد ہونے پر حکومتی مہر ثبت کرنے کے مترادف ہے۔ جس کا ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ موجودہ حکومت آئین و قانون کی حکمرانی کے تصور ہی کو مٹا دینا اپنی بقاء کے لئے ضروری خیال کرنے لگی ہے۔ داخلی امن آشتی کی فضا قائم رکھنا وزارت داخلہ ہی کی ذمہ داری ہے اور وزیر داخلہ کے قادیانی گروہ سے تعلق اور

مرزا طاہر کی ہدایات پر عمل درآمد کے شبہات یقین کی حدود میں داخل ہو رہے ہیں۔ موجودہ حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد توہین رسالت کے واقعات میں تشویش ناک اضافہ اور مجرموں کو بین الاقوامی شہرت دے کر ہیرو قرار دلوانے کی کارروائیوں کا مقصد مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے!؟

توہین رسالت کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی اصل ذمہ داری تو حکمرانوں کی ہے۔ لیکن جب حکمران خدا اور رسول کے دشمنوں کی پشت پناہی کی روش پر چل نکلیں تو یہ ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہو جاتی ہے۔ علماء کرام اور اصحاب استطاعت معزز مسلمان زعماء سے ہماری گزارش ہے کہ تحصیل، ضلع اور صوبائی سطح پر ایسی علاقائی کمیٹیاں قائم کریں جن کی حیثیت پنچائتی عدالت کی طرح ہو۔ یہ کمیٹیاں علاقائی سطح پر ایسے عملی اقدامات کریں کہ کوئی بدبخت ایسے جرم کا تصور بھی نہ کر سکے۔ اور اگر کسی پر بدبختی کا غلبہ ہو جائے تو اس کو قرار واقعی سزا کی قانونی حیثیت مستحکم ہو۔ حکومت میں شامل مسلمان زعما کو "اسلامی پنچائتی عدالت" کے قیام پر خصوصی توجہ دینا ہوگی۔ ورنہ قادیانی کچھ نوجوانوں کو اس مکروہ جرم پر اکسا کر اپنی اس سازش میں کامیاب ہونے کی کوشش میں ہیں جس کی طرف ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں۔ اور کچھ عرصہ پہلے گجرات کے بھنگیوں کو ہیرو بنا کر جرمنی برآمد کرنے کے زخم ابھی تازہ تھے کہ سرگودھا کا مذکورہ واقعہ رونما ہو گیا۔ صدر پاکستان آئین کے عملی نفاذ و حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ انہوں نے اس کا حلف اٹھایا ہے۔ اب یہ ان کا فریضہ منصبی ہے کہ حکومت کو آئین و قانون کا پابند بنائیں تاکہ توہین رسالت کے مجرم بدبخت کو قانون کے مطابق کیفر کردار تک پہنچانے کی راہ اختیار کر کے قانون کی حکمرانی کے زوال پذیر تاثر کا ازالہ ہو سکے۔ بصورت دیگر سرگودھا والے اس واقعہ کے اعادہ کا سدباب کس طرح کیا جا سکے گا؟

مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے

مسجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے اور کسی جگہ مسجد تعمیر ہونے کے بعد قیامت تک وہ مسجد ہی رہے گی خواہ عمارت باقی رہے یا گرا دی جائے۔ شریعت اسلامیہ کا یہی حکم ہے۔ اور مسلمان حاکم بھی اس حکم کی تعمیل کا پابند ہے اور غیر مسلم حکمران یا جج کو بھی یہ حکم بدلنے کا اختیار نہیں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو انہیں بنیادوں پر تعمیر کیا جو حضرت آدم علیہ السلام کے ہاتھ سے رکھی گئی تھیں اور مرور زمانہ سے ظاہری نشان او جھل ہو چکے تھے۔ آج بھی بھارت میں بابری مسجد کا تنازعہ زندہ و تابندہ موجود ہے لیکن اسلامی ملک پاکستان کی عدالت کا افسوس ناک فیصلہ اخبارات میں اس طرح شائع کیا گیا ہے:

ڈسکہ (نامہ نگار) ڈسکہ کے تعلیمی اداروں کے ہزاروں طلبہ نے ایڈیشنل سیشن ڈسکہ کے طرف سے جامع مسجد موسیٰ والا کا فیصلہ مرزائیوں کے حق میں کرنے کے خلاف زبردست احتجاج کیا اور پورے شہر میں جلوس نکالا طلبہ نے مختلف شہروں کو جانے والی ٹریفک کو تین گھنٹے تک بند رکھا بعد میں مجسٹریٹ سید سرفراز اکرم شاہ کی مداخلت و مذاکرات کے بعد ہڑتال ختم کر دی گئی۔ تفصیل کے مطابق ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ڈسکہ حسین خان بلوچ نے بین الاقوامی شہرت یافتہ تنازعہ جامع مسجد موسیٰ والا کے مقدمہ میں درخواست گزار قادیانیوں کی اپیل منظور کرتے ہوئے سول جج ڈسکہ کے فیصلہ کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ واضح رہے کہ سول جج ڈسکہ نے سات سال قبل جامع مسجد موسیٰ والا کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں کر دیا تھا جس پر بعد ازاں فیصلہ کے خلاف قادیانیوں نے حکم امتناعی حاصل کر لیا تھا۔ مقدمہ کی تفصیلات کے مطابق ۱۹۷۴ء میں سابق وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے بعد ان کو مسلمانوں کی مساجد و دیگر اسلامی شعائر استعمال کرنے سے منع کر دیا تھا نواحی گاؤں موضع موسیٰ والا میں واحد جامع مسجد میں ایک صدی سے زائد عرصہ سے نماز ادا کی جاتی تھی ۱۳ اپریل ۷۵ء کو متنازعہ شکل اختیار کر گئی جس پر مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان جامع مسجد کی ملکیت کا جھگڑا شروع ہو گیا۔ ۲۶ ستمبر ۷۶ء میں عیدالفطر کے روز مبینہ طور پر تصادم کے نتیجہ میں دو قادیانی ہلاک ہو گئے جس پر اسسٹنٹ کمشنر ڈسکہ نے جامع مسجد موسیٰ والا کو سیل کر دیا بعد ازاں ۲ مئی ۸۸ء کو سول جج ڈسکہ نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ دے دیا لیکن قادیانیوں نے مبینہ طور پر حکم امتناعی حاصل کر لیا۔ ۹۱ء میں اس ضمن میں سیشن کورٹ سیالکوٹ میں اپیل دائر کی گئی جو بعد ازاں ڈسکہ ایڈیشنل سیشن جج کورٹ میں آگئی جس پر ایڈیشنل سیشن جج شوکت حسین خان بلوچ نے سابقہ فیصلہ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے قادیانیوں کی اپیل منظور کر لی یوں ۲۰ سالہ قانونی جنگ نئے مرحلہ میں داخلہ ہو گئی۔ مذکورہ فیصلہ سے علاقہ میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ مقامی علماء کرام اور سماجی کارکنوں نے اس پر شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔

مسلمانوں کے مقابلے میں قادیانی ہر اعتبار سے ایک الگ امت ہیں۔ قادیانیوں کا نبی غلام احمد قادیانی ایک نئے دین اور شریعت کا دعویدار ہے۔ جس کا اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ قادیانیوں کے لئے بہتر راستہ تو یہی تھا کہ بہائیوں اور بابیوں کی طرح اپنی شناخت مسلمانوں سے الگ ہو کر کروائیں لیکن ڈھٹائی کی حد ہو گئی کہ اسلام کے مقابلے میں نیا دین بھی گھڑ لیا پھر بھی اپنی شناخت کے لئے لفظ "مسلمان" پر اصرار کرتے رہے۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے بارے میں امت کے متفقہ فیصلہ کی حکومتی سطح سے بھی توثیق قومی اسمبلی میں کر دی گئی اس کے بعد غیر مسلم کی حیثیت سے اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینے کا جواز ہی ختم ہو گیا۔ ڈسکہ ایڈیشنل سیشن کورٹ کے ناعاقبت اندیش جج نے (اگر وہ قادیانی نہیں ہے تو) اپنی آخرت کو داؤ پر لگا کر چند روزہ سرکاری نوکری کو ترجیح دی جو آئین پاکستان اور قانون امتناع قادیانیت کی رو سے آئین پاکستان سے بھی غداری ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ایڈیشنل جج ڈسکہ

کوملازمت سے برخاست کرکے گرفتار کیا جائے اور آئین پاکستان سے غداری کا مقدمہ چلایا جائے تاکہ آئندہ کے لئے آئین کی اسلامی دفعات کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔

اس حرکت کے پس پردہ کیا ہے؟

ایک چھوٹی سے خبر ملاحظہ فرمائیں:

> ماڑی (نامہ نگار) ابن آدم نے حوا کی بیٹی کو بے آبرو کردیا۔ فاطمہ جناح کالونی کے اوباش عیسائی نوجوان ندیم مسیح نے دس سالہ مسماۃ کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کے لئے غیر آباد مسجد کو استعمال کیا اور درندگی کا نشانہ بنانے کے بعد خون میں لت پت چھوڑ کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ چیخ وپکار کی آوازیں سن کر قریبی علاقہ کے لوگ اکٹھے ہوگئے اور لڑکی کو مقامی ہسپتال لے جایا گیا جہاں لڑکی کی حالت نازک بیان کی گئی۔ مسماۃ کے والد امان اللہ کی درخواست پر علاقہ کے اوباش آوارہ ندیم مسیح کے خلاف حدود آرڈیننس کا مقدمہ درج کرلیا گیا۔

پاکستان میں مسیحی اقلیت انسانی خدمت کے مختلف پیشوں سے وابستہ ہے۔ عیسائی مشنریاں بڑی سرگرمی سے تبلیغی کام میں لگی ہوئی ہیں۔ کچھ عرصہ سے مسیحی نوجوانوں نے ناپسندیدہ حرکات شروع کر رکھی ہیں۔ توہین رسالت کے ارتکاب میں گرم جوشی دکھارہے ہیں۔ ویناحیات کیس میں مسیحی لڑکوں کا نام سامنے آیا۔ سمندری ضلع فیصل آباد میں بچی کے زیادتی مسیحی نوجوان کا کام تھا اور اب مذکورہ بالا خبر اسی تسلسل کا حصہ ہے۔ یہ سب انفرادی اور اتفاقی واقعات ہیں یا پس پردہ دوسرے محرکات کام کررہے ہیں۔ مذکورہ واقعہ میں ملوث ملزم کو فوراً گرفتار کرکے مقدمہ کی کارروائی شروع کی جائے اور تفتیش کا دائرہ وسیع کرکے ان محرکات کا کھوج لگایا جائے جو عیسائی نوجوانوں کو "ریپ" اور توہین رسالت کے جرم پر اکسارہے ہیں‘ اور اس پہلو کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے کہ قادیانی پاکستان میں انارکی پھیلانے اور فسادات برپا کرنے کے لئے مسیحی اقلیت کو ہراول دستے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں؟!

اک چراغ اور بجھا

ایک ہستی چند روز قبل بروز جمعہ رات گیارہ بجے اس دنیا سے اس شان سے رخصت ہوئی کہ ہر شخص کی زبان پر تھا کہ نفس مطمئنہ کا اس دنیا سے تشریف لے جانا اسی طرح آسان ہوتا ہے۔ وہ تھے محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے سچے عاشق‘ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب نور اللہ مرقدہ کے مرید خاص جانشین بنوری قائد اہلسنّت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے ساتھی جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے شیخ الحدیث مولانا سید مصباح اللہ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔ آپ ضلع ہزارہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد دیوبند تشریف لے گئے لیکن قیام پاکستان کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند میں تعلیم تو مکمل نہ کرسکے لیکن شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کا عشق اپنے ساتھ لے آئے۔ دارالعلوم ٹنڈوالہ یار میں حضرت مولانا عبدالرحمان کامل پوری رحمتہ اللہ علیہ اور محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری سے احادیث شریف کی سند کے لئے دستار فضیلت حاصل کی۔ مولانا بنوری رحمتہ اللہ علیہ سے ایسی محبت ہوئی کہ اپنے آپ کو مولانا بنوری کے حوالے کردیا۔ بنوری ٹاؤن آئے تو زندگی بھر نبھانے کے وعدہ کے ساتھ۔ مولانا بنوریؒ کے دور میں طحاوی شریف پڑھانے کے منصب علیہ پر فائز ہوگئے۔ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی کی علالت کی وجہ سے تدریس نہ فرماسکے تو شیخ الحدیث کے منصب پر انتخاب کے لئے مفتی احمد الرحمٰن کی نگاہ ان پر پڑی اور شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہوگئے۔ تعلیم و تعلم اور عبادت کے علاوہ کسی چیز سے دلچسپی نہ تھی۔ ساری زندگی کبھی درس اور تہجد قضا نہیں کئے۔ حرمین شریفین سے آپ کو خصوصی تعلق تھا۔ جب تشریف لے جاتے تو چوبیس گھنٹہ میں ۱۸ یا ۲۰ گھنٹے حرم شریف میں گزرتے۔ حضرت مولانا فقیر محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ آپ کو حرمین شریفین میں دیکھ کر آپ کے روحانی چہرے کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے۔ بہت خوبصورت‘ بہت خوبصورت ہے۔ حدیث شریف کی برکت چہرے سے نظر آتی ہے۔ زندگی بھر درس دیا اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ آخری سبق بھی قضا نہیں ہوا۔ جمعہ کا دن گزار کر رات کو بات کررہے تھے کہ اجل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے بغیر کسی تکلیف کے اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔ بنوری ٹاؤن میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور آبائی گاؤں میں تدفین عمل میں آئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد‘ امیر دوم مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر اراکین‘ پسماندگان مولانا سید مصباح اللہ شاہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کے درجات عالی بلند فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرزا غلام احمد سے مرزا ناصر احمد تک

قادیانی اُمّت کے استعماری خدوخال

علامہ اقبالؒ بیسویں صدی میں برعظیم پاک و ہند کے ایک عظیم فلسفی تھے' انہوں نے اس برعظیم کو دو چیزیں دی ہیں

1۔ مشترکہ ہندوستان کو برطانوی غلامی کے خلاف انقلابی نوا' کہ ان کی شاعری میں غیر ملکی غلامی کے خلاف احتجاج بھی تھا اور اجتماعی جدو جہد کی ایک دعوت بھی۔۔۔ اردو شاعری نے ان کے رشحات قلم سے نئے بال و پر حاصل کیے۔

2۔ وہ ہندوستان میں اسلامی فکر کے اشاقی شاعر تھے' ان کا فلسفہ قرآن کی دعوت اور پیغمبر ﷺ کی سیرت پر تھا۔ اور ملت اسلامیہ کی عظمت رفتہ کو لوٹانے کے متمنی اور عصر حاضر کے مادی معاشرے میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے داعی تھے۔

پاکستان انہیں اپنے وجود کا مصور کہتا اور اپنی قومی زندگی کا سب سے بڑا ذہن تسلیم کرتا ہے۔ ادھر ہندوستان انہیں اپنی ذہنی عظمتوں میں شمار کرتا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں شدید سیاسی فاصلہ کے باوجود دونوں مملکتوں نے پورا سال علامہؒ کی پیدائش کے صد سالہ جشن کا اعلان کیا' پنڈت جواہرلال نہرو مہاتما گاندھی کے بعد ہندوستان کے سب سے بڑے راہ نما تھے' ہندوستان آزاد ہوا' تو وہ پہلے وزیر اعظم منتخب کیے گئے اور اپنی موت تک اسی عہدے پر متمکن رہے۔ انہوں نے اپنے بعض خطوط کے علاوہ اپنی کتاب "تلاش ہند" Discovery of indiaکی اقبالؒ کی فکری سیادت کو خراج ادا کیا ہے۔۔۔ اقبالؒ نے (احمدیت قادیانیت) کا محاسبہ کیا تو جواہرلال نہرو نے ان سے بحث چھیڑ دی اور احمدیت کو ملت اسلامیہ کا جزو قرار دے کر بالواسطہ اس کا دفاع کیا۔

علامہ نے اس کا مسکت جواب دیا۔ جواہرلال سپر انداز ہو گئے۔ علامہ نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ احمدیت کی مفید خدمات کا صلہ دینے کی مجاز ہے' لیکن مسلمانوں کے لیے احمدیت کو نظر انداز کرنا خطرہ کا باعث ہے۔ اس طرح نہ صرف ملت اسلامیہ کی وحدت ختم ہوتی' بلکہ' محمد عربی ﷺ کی امت کا بٹوارہ ہو کر تشتت و افتراق کی راہیں کھلتی ہیں اور ان کے بنیادی معتقدات کی عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔

علامہ اقبالؒ اور پنڈت جواہرلال نہرو میں قلم کے تعلقات تھے۔ پنڈت جی نے حضرت علامہ سے احمدیت کے متعلق استفسار کیا' تو اس کے جواب اور ان مضامین کے سلسلہ میں علامہ نے پنڈت جی کو لکھا:

"اس سے متعلق میرے ذہن میں کوئی شک نہیں کہ احمدی' اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں"۔

پنڈت جی نے اپنے نام بڑے آدمیوں کے خطوط کا ایک مجموعہ (A bunch of old Letters) شائع کیا ہے' اس میں علامہؒ کا محولہ بالا خط موجود ہے۔

احمدیت کیا ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار احمدی کہلاتے اور ان کے مسلک و مشرب کا عرف احمدیت ہے۔ مرزا کا خاندان سکھوں کے عہد اقتدار میں ان کی فوج میں ملازم تھا۔ (ملاحظہ ہو' سرلیپل گریفن کی تالیف۔ رئیسان پنجاب") ان کے دادا عطا محمد اور عطا محمد کا والد گل محمد سکھوں کی طرف سے لڑتے رہے۔ عطا محمد سردار فتح سنگھ اہلووالیہ کی چاکری میں بارہ سال بیگووال رہا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے عطا محمد کی رحلت کے بعد' اس کے بیٹے غلام مرتضیٰ (والد مرزا غلام احمد) کو واپس بلا لیا جدی جاگیر کا ایک حصہ عطا کیا۔ غلام مرتضیٰ مہاراجہ کی فوج میں داخل ہو گیا اور کشمیر کی سرحدوں کے علاوہ بعض دوسرے مقامات میں مسلمانوں کی سرکوبی پر مامور ہوا۔ غلام مرتضیٰ نے سکھوں کی فوج میں بھرتی ہو کر ہری سنگھ نلوہ کے زیر قیادت پٹھانوں پر طور خم تک چڑھائی کی۔ حضرت سید احمدؒ اور ان کی جماعت کو بالا کوٹ میں شہید کرنے والی فوج میں شامل تھا۔ انگریزوں نے پنجاب فتح کیا' تو وہ اور اس کے بھائی ان کے ہو گئے اور سات

سو روپے پنشن حاصل کی۔ مرزا غلام قادر سنہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کو مٹانے کے لیے جنرل نکلسن کی فوج میں تھا۔ اس نے ۴۶ نیو انفنٹری (سیالکوٹ) کے باغی نوجوان کو جنرل نکلسن کے ساتھ مل کر دردناک اذیتیں دے کر ہلاک کیا۔ جنرل نکلسن نے لکھا کہ قادیان کے تمام دوسرے خاندانوں نمک حلال رہا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی ان گنت کتابوں میں انگریزوں سے اپنی غیر متزلزل وفاداری کا اعتراف کیا اور اس پر فخر و ناز کیا ہے۔ اور خلاصہ اس کا خود مرزا صاحب کے الفاظ میں یہ ہے کہ وفاداری کی ان کتابوں سے پچاس الماریاں بھرتی ہیں۔

احمدیت کا آغاز

مرزا غلام احمد سنہ ۱۸۳۹ء یا سنہ ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے سنہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے وقت ان کی عمر سولہ یا سترہ برس کی تھی۔ ابتداء ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں قلیل تنخواہ پر محرری کی اور سنہ ۱۸۶۴ء سے سنہ ۱۸۶۸ء تک ملازم رہے۔ سنہ ۱۸۶۹ء کے شروع میں برطانوی ایڈیٹروں اور مسیحی راہ نماؤں کا ایک وفد اس غرض سے ہندوستان آیا کہ ہندوستانی عوام میں وفاداری کیونکر پیدا کی جاسکتی اور مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو سلب کر کے انہیں کیونکر رام کیا جاسکتا ہے۔ اس وفد نے سنہ ۱۸۷۰ء میں واپس جاکر دو رپورٹیں مرتب کیں۔ ان میں "برطانوی سلطنت کا ہندوستان میں ورود" کے مرتبین نے لکھا کہ:

(THE ARRIVAL OF THE BRITISHININDIA)

"ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی راہنماؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ اگر اس وقت ہمیں ایسا کوئی آدمی مل جائے' جو اپاسٹالک پرافٹ (حواری نبی) ہونے کا دعویٰ کرے تو اس شخص کی نبوت کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر برطانوی مفادات کے لیے کام لیا جاسکتا ہے"۔

(تلخیصات)

مرزا صاحب اس غرض سے نامزد کیے گئے۔ انہوں نے پہلے تو ایک مناظر کا روپ دھارا کہ پادریوں کے تابڑ توڑ حملوں سے مسلمان ناخوش تھے۔ گویا مرزا صاحب مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ابتداء اس طرح نمودار ہوئے۔ پھر ایک جماعت پیدا کر کے ۱۸۸۰ء میں ملہم من اللہ ہونے کا اعلان کیا۔ پھر اپنے مجدد ہونے کا ڈھول پھونکا۔ دسمبر سنہ ۱۸۸۸ء میں اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بیعت لینے کا حکم فرمایا ہے۔ سنہ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کردیا اور اپنے ظلی نبی ہونے کی اصطلاح ایجاد فرمائی۔ نومبر سنہ ۱۹۰۴ء میں اپنے کرشن ہونے کا بیان داغا۔ اس دوران میں یہ کارنامہ بھی سرانجام دیا کہ آریہ سماج سے ٹکراؤ پیدا کیا۔ ہندوستان سے متعلق عریاں باتیں لکھیں۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کا آخری باب حضور سرور کائنات کے خلاف دریدہ دہنی سے لکھا گیا اور یہ بر عظیم کے مسلمانوں اور ہندوؤں کو ایک دوسرے سے لڑانے بھڑانے اور کٹانے کا برطانوی حربہ تھا۔

حرمت جہاد اور اطاعت برطانیہ

مرزا صاحب نے اپنی نبوت کا آغاز ان دعاوی سے کیا کہ:

۱۔ میرے پانچ اصول ہیں' جن میں دو حرمت جہاد اور اطاعت برطانیہ ہیں"۔

(تبلیغ رسالت از غلام احمد صفحہ ۱۰۷)

۲۔ میں نے مخالفت جہاد کو پھیلانے کے لیے عربی فارسی کتابیں تالیف کیں اور وہ تمام عرب' شام'

اکابر علماء دیوبند، مولانا عبید اللہ سندھی، شاہ ولی اللہ کی نظریاتی اور دینی و علمی کتب کا وہ مرکز جسکے آپ عرصہ سے منتظر تھے

جمعیۃ علماء اسلام، جمعیۃ طلباء اسلام کے بیج، سٹکرز، کی رنگ، لٹریچر ٹیلی فون انڈکس، بٹوے، بال پوائنٹ جھنڈے، عید کارڈ، لفافے، آنڈیٹی کارڈ کور، شیشہ شکر، ٹوپی بیج، سٹیل بیج، کاپی کور، تقاریر مولانا فضل الرحمٰن مفتی محمود نیز دستور و منشور، تھوک و پرچون خرید فرمائیں

ہر قسم کی تقاریر کے آڈیو کیسٹیں دستیاب ہیں نیز مدارس عربیہ کی رسید بکس، پمفلٹ، اشتہارات اور ہر قسم کی اعلیٰ طباعت کا مرکز

نئے سال کی جے یو آئی، جے ٹی آئی کی ڈائری، کیلنڈر، پاکٹ کیلنڈر

مکتبۃ الجمعیۃ

امین بازار سرگودھا فون ۷۲۲۹۶۷

مصر بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔

(تلخیص از تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۹۲ مصنفہ غلام احمد)

۳۔ "میں نے ۲۲ برس سے اپنے ذمہ یہ فرض لے رکھا ہے کہ وہ تمام کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو' اسلامی ملکوں میں ضرور بھیج دیا کروں گا"۔

(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۲۶)

۴۔ "میں سولہ برس سے متواتر ان تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد سوم ص ۳۰۰)

۵۔ "مجھے مسیح و مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے"۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم)

یہ تھا باپ کا کلام' بیٹے کا ارشاد ہے کہ:

۶۔ "حضرت مسیح موعود نے اپنی پاک تعلیم میں گورنمنٹ عالیہ کی اطاعت و وفاداری کو جزو مذہب قرار دیکر' ان منافق مسلمانوں سے ہمیں علیحدہ کر دیا جو خونی مہدی کے انتظار میں ہیں کہ وہ عیسائی سلطنتوں کو مٹا کر ان تمام کے مسلمانوں کو حکمران بنا دے گا"۔

(الفضل' جلد ۴' نمبر ۸۶' یکم مئی ۱۹۱۷ء)

۷۔ "ہمارے سر پر سلطنت برطانیہ کے بہت احسان ہیں۔ وہ مسلمان سخت جاہل سخت نادان اور سخت نالائق ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اس گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں' تو ہم خدا کے بھی ناشکر گزار ہوں گے۔ خدا کا مسیح تو کہتا ہے کہ ہر مسلمان کو انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ لیکن جاہل' نادان اور نالائق مسلمان کہتا ہے

زکوٰۃ کو ٹیکس قرار دیا جائے گا

"حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی اس وقت اس پر مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑے گا' عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ پندرہ چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا جب غنیمت دولت بن جائے' امانت کو غنیمت کی طرح لوٹا جانے لگے' زکوٰۃ کو تاوان اور ٹیکس سمجھا جائے' مرد اپنی بیوی کا کہا مانے اور ماں سے بد سلوکی کرے' دوست سے وفاداری اور باپ سے بے وفائی برتے' مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں' سب سے کمینہ آدمی قوم کا نمائندہ کہلائے' آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے' گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کا سامان رکھا جائے اور امت کا پچھلا حصہ پہلوں کو برا بھلا کہنے لگے' اس وقت سرخ آندھی' زمین میں دھنسنے یا شکلوں کے بگڑنے کا انتظار کرنا چاہیے"۔

کہ انگریزوں کو شکست ہو تو زیادہ بہتر ہے"۔

(الفضل ۵ر جون ۱۹۴۰ء خطبہ مرزا بشیر الدین محمود)

۸۔ "بعض احمق سوال کرتے ہیں' اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ یہ گورنمنٹ ہماری محسن ہے۔ اس کا شکر ادا کرنا فرض اور واجب ہے۔ محسن کی بدخواہی ایک بدکار اور حرامی کا کام ہے"۔

(الفضل' جلد ۲۷۔ ۱۲ ستمبر ۱۹۳۹ء)

۹۔ "مسیح موعود (مرزا غلام احمد) فرماتے ہیں' میں مہدی ہوں' برطانوی حکومت میری تلوار ہے۔ ہمیں بغداد کی فتح سے کیوں خوشی نہ ہو؟ عراق' عرب' شام' ہر جگہ پر اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں"۔

(الفضل' جلد ۶' نمبر ۴۲۔ مورخہ ۷ر ستمبر ۱۹۱۸ء)

۱۰۔ "ہم نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے کبھی دریغ نہیں کیا"۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم' مرزا غلام احمد) ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء

پس منظر و پیش منظر

مرزا صاحب ان دعاوی کو لے کر میدان میں آئے' تو برعظیم میں مصالح و مقاصد کا نقشہ یہ تھا کہ۔

۱..... سارا ملک برطانوی اقتدار کے شکنجہ میں آچکا تھا' لیکن مسلمانوں کے دل و دماغ میں جہاد کا جو عقیدہ راسخ تھا' انگریز اس کی ناقابل تسخیر سپرٹ سے پریشان تھے' مسٹر ڈبلیو' ڈبلیو ہنٹر کی تصنیف "ہمارے ہندوستانی مسلمان" ظاہر کرتی ہے کہ انگریز جہاد کی اس روح سے کیونکر ہراساں تھے' اس کے علاوہ اور بہت سی برطانوی یادداشتیں' مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے انگریزوں کی سراسیمگی ظاہر کرتی ہیں۔

۲..... انگریز سب سے پہلے بنگال پر قابض ہوئے۔ وہ ۱۸۵۷ء سے کہیں پہلے بنگال کے مسلمانوں کو ان کی طویل مزاحمت کے بعد زیر کر چکے تھے۔ ان کے یمین و یسار کے علاقوں میں انگریزوں کے لئے خطرہ نہ تھا۔ وہاں بعض علماء کی طرف سے اس قسم کے فتوے چل رہے تھے اور محمڈن سوسائٹی کلکتہ نے بھی مکہ معظمہ کے بعض علماء سے اسی قسم کا فتویٰ حاصل کر کے شائع کیا تھا کہ ہندوستان دار الحرب نہیں' دار الاسلام ہے۔

○

چالیس ہزار قادیانیوں کا قبولِ اسلام

براعظم افریقہ کے اکثر ممالک میں جہاں غربت' افلاس اور قحط نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں ایک سازش کے تحت نہ صرف عیسائی مشنریاں بلکہ قادیانیوں کی جماعت احمدیہ بھی سماجی خدمات کے نام اور دولت کے بل بوتے پر پانی کی طرح روپیہ بہاکر ان غریب ممالک کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں مصروف ہے۔ ان ممالک میں مقیم مسلمان عیسائیت اور قادیانیت کے لئے تر نوالہ ثابت ہورہے ہیں۔

کچھ عرصہ پیشتر گیارہ تا ۱۳ اگست ۱۹۸۹ء برطانیہ کے مقام ٹلفورڈ میں قادیانیوں کے ایک اجتماع میں یہ مژدہ سنایا گیا کہ ان کا گروہ مغربی افریقہ کے ایک مسلمان ملک جمہوریہ مالی میں پینتیس ہزار مسلمانوں کو قادیانی بنانے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ اس خبر سے دردمند مسلمانوں کے تمام حلقوں میں انتہائی تشویش کی لہر دوڑ گئی تھی چنانچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد نے ایک نمائندہ وفد جو مولانا عبدالرحمٰن باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی پر مشتمل تھا' حالات کا جائزہ لینے اور صحیح صورت حال معلوم کرنے کے لئے جمہوریہ مالی کے دارالحکومت بماکو بھیجا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس وفد نے ۱۸ جنوری ۱۹۹۰ء سے یکم فروری ۱۹۹۰ء تک جمہوریہ مالی کا دورہ کیا جہاں انہوں نے جمہوریہ مالی کے وزیر داخلہ جناب عیسیٰ انگونیبا' مسلمان تنظیموں کے رہنماؤں اور منحرف شدہ مسلمانوں کے رہنماؤں سے ملاقاتیں کی اور سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیوں کے ناپاک عزائم سے آگاہ کرتے ہوئے انہیں اسلامی تعلیمات پر دوبارہ ایمان لانے پر تیار کیا چنانچہ مرتد قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے باعث جو پینتیس ہزار مسلمان قادیانیوں کے جال میں پھنس گئے تھے انہوں نے قادیانیت سے اپنی برات کا اعلان کرتے ہوئے اسلام کے تمام عقائد خصوصاً" ختم نبوت پر اپنے پختہ ایمان کا اعلان کیا۔

جمہوریہ مالی کا دورہ کرنے والے وفد نے پینتیس ہزار مسلمانوں کے قادیانی ہوجانے اور پھر دوبارہ اپنے دین پر واپس ہونے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ جمہوریہ مالی کے مسلمان انتہائی مفلوک الحال ہیں۔ قادیانی تنظیم اسرائیل کے یہودیوں کی مانند دنیا میں ایک قادیانی اسٹیٹ بنانا چاہتی ہے۔ وہ کسی ایسے خطے کی تلاش میں ہیں جہاں ان کی حکومت قائم ہوسکے اس مقصد کے حصول کے لئے پاکستان سے مایوس ہو کر ان کی نظر اب افریقی ممالک پر ہے جہاں عام غربت و افلاس سے فائدہ اٹھاکر دولت کے بل پر لوگوں کو گمراہ کرنا آسان معلوم ہوتا ہے چنانچہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد نے قادیانیوں پر زور دیا ہے کہ وہ افریقہ کی جانب متوجہ ہوں' قادیانی تاجروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے کارخانے افریقہ میں لگائیں اور مشنری طرز پر اسپتال' اسکول' کالجز' سڑکیں بنانے اور کارخانے لگانے کے بہانے وہاں کے بھولے بھالے مسلمانوں کو قادیانی بناکر قادیانی اسٹیٹ بنانے کی راہ ہموار کریں۔

اس منصوبے کو عملی جامہ پہناتے ہوئے گزشتہ دنوں قادیانیوں نے مغربی افریقہ کے مسلمان ملک جمہوریہ مالی کے دیہاتوں میں اپنی ارتدادی سرگرمیوں کا آغاز کیا کیوں کہ دیہاتوں کے لوگ شہریوں کی بہ نسبت زیادہ سادہ لوح ہوتے ہیں۔ ان دیہاتوں میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر قادیانیوں کے اس گروہ نے احمدیت یعنی قادیانیت کی دعوت دی اور اس کے عوض انہیں طرح طرح کے لالچ دیئے گئے کہ ہم تمہاری سڑکیں بنادیں گے' تمہارے لئے زراعت کے جدید آلات فراہم کریں گے' تمہارے دیہاتوں میں بجلی پہنچادی جائے گی یہاں اسپتال' اسکول' کالجز' تعمیر کرائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ علاقوں میں ٹرانسپورٹ کے لئے مفت گاڑیاں فراہم کرنے اور مفت سائیکلوں کی فراہمی کے وعدے کئے گئے ان سب

مرزا طاہر نے جن لوگوں کے قبول احمدیت کو اس سال کا تحفہ قرار دیا تھا اب وہ تحفہ مرزائیت پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں دوبارہ داخل ہوچکے ہیں

کے ساتھ ساتھ انہیں یہ جھانسہ بھی دیا گیا کہ دین احمدیہ اور دین محمدیہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک جانب عام لوگوں میں اس مہم کا آغاز کیا گیا اور دوسری جانب جمہوریہ مالی کی حکومت کو اپنی تنظیم جماعت احمدیہ کے رجسٹر کرنے کی درخواست دی جس میں تنظیم کا مقصد قرآن کی تعلیمات کو عام کرنا اور فلاح و بہبود کے کام انجام دینا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ جمہوریہ مالی کے مسلمانوں کی تنظیم جمعیت مالی اتحاد و تقدم الاسلام کے صدر کو بھی ایک خط لکھا گیا اور اس میں جماعت احمدیہ کو بطور ایک تنظیم قبول کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے اپنے مقاصد کی تفاصیل سے آگاہ کیا گیا۔ اس خط میں بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ جمہوریہ مالی کے مسلمانوں کے لئے مختلف قلیل المیعاد اور طویل المیعاد فلاحی منصوبوں کی طویل فہرست بھی جاری کی جو وہ جمہوریہ مالی میں پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتے تھے۔

جمہوریہ مالی کی حکومت نے جماعت احمدیہ کو رجسٹرڈ کرنے سے انکار کردیا اور ان کی درخواست کو رد کرتے ہوئے ایک اعلان جاری کیا جس میں مسلمانوں کو خبردار کیا گیا کہ یہ امن و امان کی فضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ان سے ہوشیار رہا جائے ان لوگوں کو یہ کام کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

اس کے باوجود قادیانیوں نے اپنی زیر زمین سرگرمیاں جاری رکھیں اور وہ جمہوریہ مالی کے دارالحکومت بماکو سے ایک سو اسی کلومیٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹے سے قصبے میں جس کا نام جیجنی ہے ایک مذہبی رہنما شیخ عمر کانتے کو قادیانی بنانے میں کامیاب ہوگئے۔ اس مذہبی رہنما نے جس کا ایک وسیع علاقے پر اثر تھا' اپنے ساتھ مختلف دیہاتوں کے تقریباً" پینتیس ہزار مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملالیا اور اس مقصد کے لئے قادیانیوں نے پانی کی طرح روپیہ بہایا اور مسلمانوں کو یہ بھی باور کراتے رہے کہ احمدیت یعنی قادیانیت اور اسلام میں کوئی فرق نہیں ہے۔ انہی شیخ کانتے کو مرزا طاہر احمد نے قادیانیوں کے سالانہ جلسے منعقدہ لندن میں پیش کیا اور بتایا کہ ان کے ذریعے مالی میں تیس سے چالیس ہزار مسلمانوں نے قادیانیت کو قبول کرلیا ہے۔ مرزا طاہر احمد نے اس کامیابی کو قادیانیت کے لئے نئے سال کا عظیم الشان تحفہ قرار دیا۔

جمہوریہ مالی کا دورہ کرنے والے وفد نے بتایا کہ آج ہم پاکستان کے مسلمانوں کو یہ خوشخبری سنانا چاہتے ہیں کہ علماء کرام اور تمام مسلمانوں کی دعا سے جن مسلمانوں کے قادیانیت قبول کرنے پر مرزا طاہر احمد نے قادیانیوں کے لئے نئے سال کا عظیم تحفہ قرار دیا تھا اب وہ تیس سے چالیس ہزار قادیانی قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اور قادیانیت کا طوق اپنی گردنوں سے نکال کر شیخ عمر کانتے کے ہمراہ دوبارہ داخل اسلام ہوچکے ہیں۔

وفد جمہوریہ مالی کے دارالحکومت بماکو پہنچا تو سب سے پہلے اس کی ملاقات جمہوریہ مالی کے وزیر داخلہ جناب عیسیٰ انگو نیبیا سے کرائی گئی۔ اس ملاقات میں وفد نے اپنی آمد کا مقصد بتایا اور جمہوریہ مالی میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا جس پر وزیر داخلہ نے ختم نبوت و رسالت پر ایمان کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے وفد کو بتایا کہ حکومت نے قادیانیوں کی تنظیم کی رجسٹریشن کے لئے دی گئی درخواست مسترد کردی ہے۔ ہم غریب ضرور ہیں لیکن اپنا دین نہیں چھوڑ سکتے۔ انہوں نے وفد کی آمد پر شکریہ بھی ادا کیا بعد ازاں وفد بماکو سے بذریعہ جیپ جیجنی پہنچا جہاں پہنچنے کے فوراً" بعد وفد نے شیخ عمر کانتے سے تفصیلی ملاقات کی اور اس ملاقات میں انہیں مسلمانان عالم کی تشویش سے آگاہ کیا اور دین اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو تفصیل سے واضح کیا اور دین احمدیت اور اسلام کا فرق بیان کرنے کے علاوہ فتنہ قادیانیت اور اس کے سیاسی مقاصد کو شیخ کانتے پر واضح کیا گیا۔ شیخ کانتے نے بڑی دلچسپی سے وفد کی گفتگو کو سنا اور حقیقت حال واضح ہوجانے پر وفد کو بتایا کہ قادیانیوں نے ہمیں بتایا کہ دین احمدی اور دین محمدی ﷺ میں کوئی فرق نہیں ہے اس بناء پر ہم نے ان کی تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ اس گفتگو کے بعد طے پایا کہ لوگوں کو جمع کرکے قادیانیوں کے عزائم اور ان کے عقائد کو کھول کر واضح کیا جائے لہٰذا ایک بہت بڑے اجتماع کا اہتمام کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس اجتماع میں شیخ عمر کانتے نے حاکم بلدیہ کی موجودگی میں ہمارے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر پوری جماعت کے ہمراہ قادیانیت سے توبہ کے الفاظ دہرائے۔ غلام احمد قادیانی' اس کے پیروکاروں اور مرزا طاہر کی تکفیر کا اعلان کیا۔ شیخ عمر کانتے نے اس بات کا اعتراف بھی کیا کہ انہوں نے پچھتر گاؤں کے پینتیس ہزار سے زیادہ لوگوں کو قادیانی بنایا تھا۔

انہوں نے کہا کہ اب ہم سمجھ چکے ہیں کہ قادیانیوں کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم سب قادیانیوں کے مرتد اور کافر ہونے کا اعلان کرتے ہیں' ہم لوگ ان کے دھوکے میں آگئے تھے۔ شیخ عمر کانتے کے اس بیان کے بعد تمام جماعت نے توبہ کے الفاظ دہرائے۔ اس موقع پر تمام حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں دین اسلام پر پابند رہنے کا عہد کیا۔

(بشکریہ ہفت روزہ تکبیر کراچی)

محمد اعظم بختیار
الکیشاف پرنٹرز
پرنٹرز، پبلشرز
اینڈ جنرل آرڈر سپلائیرز
عبداللہ ہارون روڈ، صدر کراچی

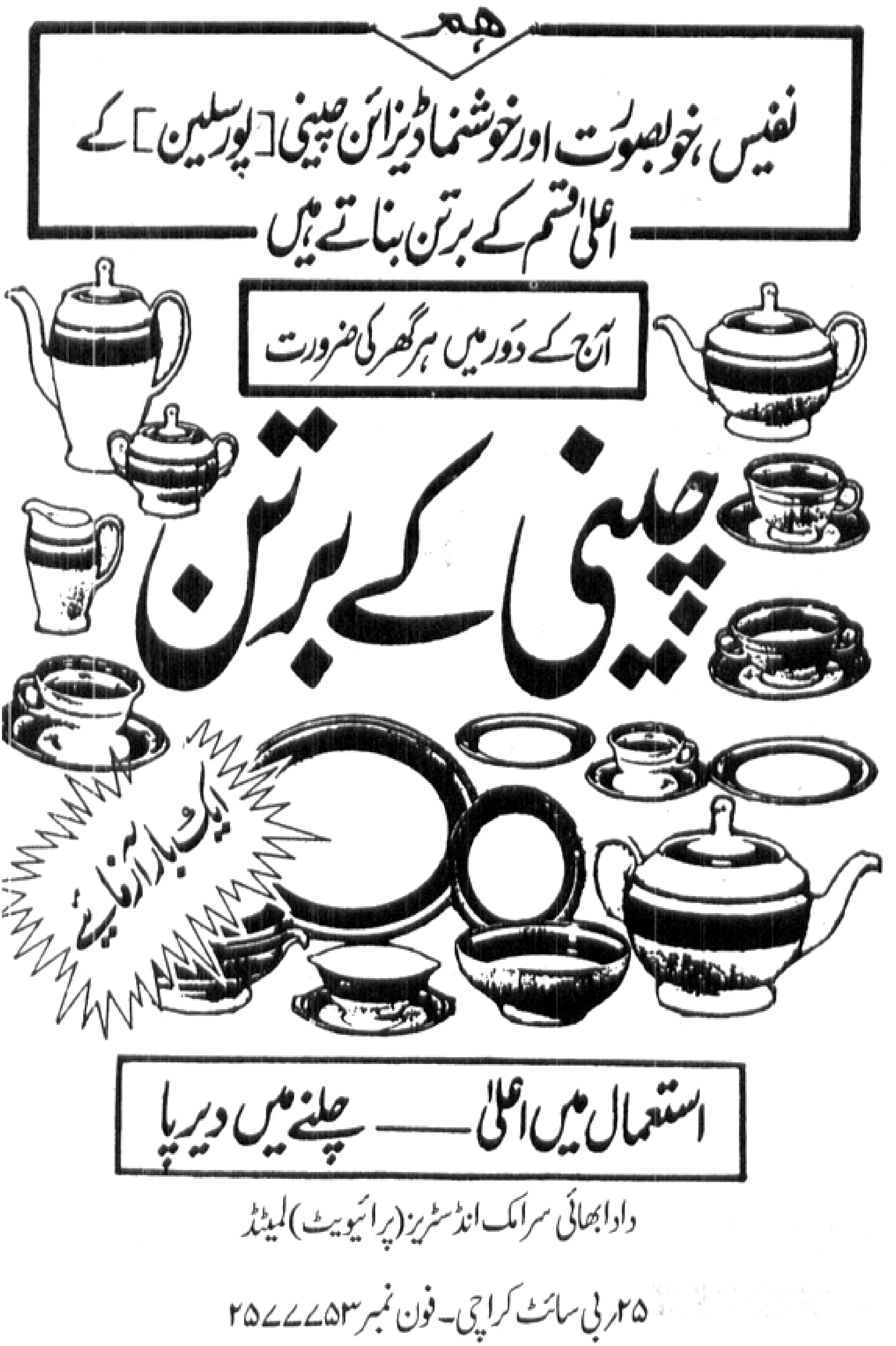
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمایئے
استعمال میں اعلیٰ —— چلنے میں دیرپا
دادابھائی سرامک انڈسٹریز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۲۵ ربی سائٹ کراچی۔ فون نمبر ۲۵۷۷۷۵۳

فوج میں بحران، اصل قصہ کیا ہے؟

۲۶ر ستمبر کی صبح ایک اعلیٰ فوجی افسر کی سربراہی میں ملٹری انٹیلی جنس کی ٹیم نے میجر جنرل ظہیر الاسلام عباسی کے گھر واقع پنڈی پر چھاپہ مارا اور انہیں سلیپنگ سوٹ میں گرفتار کرکے نامعلوم مقام کی جانب روانہ ہوگئے۔ انفنٹری سے تعلق رکھنے والے جنرل عباسی پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ اسلام پسند افسروں کے اس گروپ کی رہنمائی کررہے تھے جو افغانستان سے اسلحہ اسمگل کرکے حکومت کا تختہ الٹنا اور اسلامی انقلاب لانا چاہتا تھا' ان پر یہ بھی الزام تھا کہ انہوں نے اپنی منصوبہ بندی میں سوڈان کے انقلاب کو نمونے کے طور پر سامنے رکھا۔ جنرل عباسی بھارت میں پاکستان کے ڈیفنس اٹیچی رہ چکے تھے اور انہوں نے دو برس قبل پاکستان پر بھارتی حملے کے منصوبے کا پیشگی سراغ لگاکر جنرل ہیڈ کوارٹرز کو مطلع کردیا تھا' اس منصوبے کے افشاء ہونے پر دہلی میں "را" کے کارندوں نے حملہ کرکے انہیں شدید زخمی کردیا تھا جنرل عباسی کے ساتھ گرفتار ہونے والے دوسرے اہم افسر انفنٹری کے بریگیڈیئر مستنصر باللہ تھے جو گوجرانوالہ میں بریگیڈ کمانڈر رہ چکے تھے اور آج کل جی ایچ کیو میں ڈپٹی ملٹری سیکریٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ مستنصر باللہ کی گرفتاری کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ اسمگل کیا جانے والا اسلحہ حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے نہیں بلکہ کشمیری مجاہدین کی مدد کے لئے بھجوایا جارہا تھا' جن کی جدوجہد حکومت کی سردمہری اور لاتعلقی کے سبب عالم نزع میں ہے' فوجی افسروں اور سویلین حضرات کی گرفتاریوں کا سلسلہ تادم تحریر جاری ہے اور پیر کی شب ان سطور کے تحریر کئے جانے تک گرفتار شدگان کی تعداد پچاس ہوگئی ہے جس میں چالیس فوجی افسر اور دس سویلین ہیں' جن افسروں کی گرفتاری کی تصدیق ہوچکی ہے' ان میں پانچویں کور کے ڈائریکٹر جنرل انفنٹری میجر جنرل ظہیر الاسلام' ڈپٹی ملٹری سیکریٹری بریگیڈیئر مستنصر باللہ' مذہبی امور ڈائریکٹریٹ کے کرنل حامد' آرمی ایوی ایشن کے کرنل لیاقت' کرنل طارق' کرنل احمد اور مفتی سعید شامل ہیں جو فوجی دستوں کی دینی تعلیم کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ انہی مفتی سعید نے "کامیاب زندگی" کے نام سے ایک کتاب اس وقت تصنیف کی تھی جب جنرل جی ایم ملک کاکول ملٹری اکیڈمی کے سربراہ تھے انہوں نے تمام کیڈٹوں کے لئے اس کتاب کا مطالعہ لازمی قرار دیا تھا' مفتی محمد سعید صاحب پر الزام ہے کہ انہوں نے افسروں کو مذہب کے حوالے سے اس کام پر اکسایا۔ گرفتار ہونے والوں میں کرنل حامد قبل ازاں آرمی کی ایجوکیشن کور سے تعلق رکھتے تھے وہ "امام شامل" سمیت کئی کتابوں کے مصنف اور ممتاز ماہر تعلیم ہیں اور پی ایچ ڈی کی ڈگری رکھتے ہیں' وہ جماعت اسلامی کی جانب سے منتخب ہونے والی سابق رکن قومی اسمبلی محترمہ عامرہ احسان کے بھائی ہیں' انہیں چند روز کی پوچھ گچھ کے بعد چھوڑ دیا گیا ہے آخری اطلاع ملنے تک وہ سی ایم ایچ میں زیر علاج تھے' اسی طرح اسٹاف کالج کوئٹہ سے پانچ تا چھ افسران کی گرفتاری کی اطلاع ہے' جبکہ کوئٹہ کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل سعید الظفر کی گرفتاری کی خبر بھی آئی تھی لیکن پھر اس کی تصدیق نہیں ہوسکی۔ اہم ترین بات یہ ہے کہ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل جاوید ناصر گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے غائب ہیں ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے پر دو مختلف اطلاعات ملی ہیں ایک یہ کہ وہ تبلیغی جماعت کے سرکردہ رکن ہونے کی حیثیت سے کسی تبلیغی دورے پر گئے ہوئے ہیں اور دوسرے یہ کہ انہیں بھی گرفتار کرکے شامل تفتیش کرلیا گیا ہے۔ پاک فوج کے ایک سابق افسر اور ممتاز مذہبی رہنما میجر امین منہاس پر بھی گرفتار شدگان سے رابطے رکھنے کا شبہ کیا جارہا ہے۔ لیکن فی الحال ملک سے باہر ہونے کے سبب ان کی گرفتاری نہیں ہوسکی۔ اسی طرح سویلین حضرات میں سپاہ صحابہؓ کے کچھ کارکنان کو گرفتار کیا گیا ہے تاہم ان کی قیادت ابھی تک خاموش ہے۔ گرفتار ہونے والوں میں سے کئی ایک کو ملٹری انٹیلی جنس کے اسپیشل انوسٹی گیشن بیورو (ایس۔ آئی۔ بی) کے مرکز واقع کوئٹہ منتقل کردیا گیا تھا' جہاں ان سے مفصل پوچھ گچھ کی گئی بعد میں ان میں سے کچھ واپس بھیج دیئے گئے۔

اخبارات میں شائع ہونے والی اطلاعات کے مطابق ستمبر کے اوائل میں سرحد اور پنجاب کو ملانے والے اٹک پل پر قائم چیک پوسٹ پر پشاور سے آنے والی ایک فوجی گاڑی کو روکا گیا تو اس میں بھاری تعداد میں ہتھیار پائے گئے' مذکورہ گاڑی کے ساتھ موجود لیکن دوسری گاڑی میں سوار بریگیڈیئر مستنصر باللہ نے ایک فوجی مشن کے لئے درکار ہتھیار قرار دیتے ہوئے گاڑی چھوڑنے پر اصرار کیا' موقع پر موجود آرمی انٹیلی جنس کے افراد نے تصدیق کے لئے جنرل ہیڈ کوارٹرز سے رابطہ کیا اور وہاں سے ایسی کسی مشق سے لاعلمی پر بریگیڈیئر مستنصر سمیت تمام

افراد کو گرفتار کرلیا۔ پھر انہی افراد سے تفتیش کے نتیجہ میں جنرل ظہیر الاسلام عباسی اور دیگر کی گرفتاری عمل میں آئی۔ اس ساری کہانی میں سامنے کی یہ بات نظرانداز کردی گئی کہ اگر یہ اسلحہ غیر قانونی تھا تو بریگیڈیئر مستنصر کو ساتھ آنے کی کیا ضرورت تھی' اس کام کے لئے تو وہ اپنے کسی جونیئر افسر کو بھی مقرر کرسکتے تھے۔۔۔۔؟ اور اس کی گرفتاری کی صورت میں خود کو معاملہ سے لاتعلق قرار دے سکتے تھے' بریگیڈیئر مستنصر کے بیان کے مطابق یہ معاملہ اس سے قطعی مختلف ہے' انہوں نے نہ تو اسلحہ اسمگل کیا اور نہ کسی لدی ہوئی گاڑی کو لے کر اٹک کا پل پار کرنے کی کوشش کی' ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے لاہور میں اپنا ایک ملکیتی پلاٹ پچیس لاکھ میں فروخت کیا اور اس میں سے دس لاکھ روپے کشمیری مجاہدین کے جہاد فنڈ میں دے دیئے' ان کی یہی نیکی ان کے گلے کا ہار بن گئی۔ کشمیری مجاہدین سے تعلق رکھنے کے حوالے سے جنرل عباسی کے بارے میں بھی کہا گیا کہ حرکت الانصار سے ان کا رابطہ تھا اور وہ اس کی مدد کرتے رہتے تھے۔ گرفتار ہونے والے افسروں کی اکثریت' لیفٹیننٹ جنرل جی ایم ملک کے حلقہ احباب سے تعلق رکھتی ہے اسی لئے یہ بات بھی کہی جارہی ہے کہ چونکہ کچھ عرصہ قبل انہوں نے بعض افسران کی ترقی کی مخالفت کی تھی اس لئے ان کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر ان کے منظور نظر افسران کے گرد گھیرا تنگ کردیا گیا' لیفٹیننٹ جنرل غلام محمد ملک حال ہی میں دسویں کور کی سربراہی سے ریٹائر ہوئے ہیں' ان کی جگہ ملٹری انٹیلی جنس کے میجر جنرل علی قلی خان کو لیفٹیننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دے کر نیا کور کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل جی ایم ملک فوج میں اپنی پیشہ ورانہ مہارت' لگن اور دینی تعلق کے سبب خاص احترام سے دیکھے جاتے تھے' کہا جاتا ہے کہ اس وقعہ میں ملوث افراد کے بارے میں کارروائی کرنے کے لئے حکومت کے سامنے دو تجاویز زیر غور ہیں' پہلی یہ کہ جو افراد واقعتاً" اسلحہ کی ترسیل میں ملوث پائے گئے ہیں' ان پر قواعد کے تحت مقدمہ چلایا جائے اور باقی افراد کو ضروری پوچھ گچھ کے بعد چھوڑ دیا جائے اور دوسری یہ کہ اس واقعہ کی آڑ میں بری فوج کے تمام دیندار افسروں کے خلاف کارروائی کرکے فوج کو صاف کردیا جائے' اعلیٰ مناصب پر فائز ایسے افسران کی تعداد سو سے ڈیڑھ سو کے لگ بھگ ہے جو اپنے نمایاں دینی تشخص کی بدولت حکومت کی آنکھ میں خار کی مانند کھٹک رہے ہیں' ان سطور کی اشاعت تک ان دونوں میں سے کسی ایک تجویز پر عمل درآمد ہوچکا ہوگا' حکومت کی خواہش ہے کہ محترمہ کے دورہ امریکہ سے قبل فوج کو بھی دینی عناصر سے پاک کرنے کے عمل کا آغاز کردیا جائے تاکہ قومی سیاست میں دینی جماعتوں کو ٹھکانے لگانے کے بعد فوج کی "صفائی" کا کریڈٹ بھی انہی کے حصے میں آئے۔

(بشکریہ ہفت روزہ تکبیر کراچی)

قسط نمبر ۳

دورِ جاہلیت اور دورِ اسلام ـ ایک تقابلی جائزہ

مولانا ابوجندل قاسمی

طبقہ واریت..... اسلام سے پہلے یعنی دور جاہلیت میں اکثر ممالک میں ذات پات کی تفریق، نسلی امتیاز اور طبقاتی تفاوت اس قدر دیکھنے میں آتا ہے جو ناقابل بیان ہے "کسی قوم کے لئے تعلیم کو خاص کردیا گیا۔ کسی کے لئے حکومت و دولت کو اور کسی کے لئے تجارت و زراعت وغیرہ اعلیٰ قوموں کا پیٹ بھرنے کو اور کسی کے لئے ان اعلیٰ قوموں کی خدمت کو۔ غرض کہ عجیب طرح کے غیر عادلانہ قوانین تھے جن پر ان نچلی ذاتوں کے لئے عمل کرنا ضروری تھا۔

ہندوستان..... مثلاً" ہندوستان کے قدیم قانون (جس کی ترتیب و تفصیل کا سہرا منوجی کے سر ہے جنہوں نے اس قانون کو تین سو سال قبل مسیح ہندوستان میں برہمنی تہذیب کے نقطہ عروج کے وقت مرتب کیا تھا)۔ منوشاستر میں ہے کہ چار ذاتیں ہیں ا..... برہمن۔ ۲..... چھتری۔ ۳..... ویش۔ ۴..... شودر۔ قانون کے اندر بالتفصیل ہر ایک کے فرائض و مقاصد بھی الگ الگ بیان کئے گئے۔ مثلاً" برہمن کے لئے وید کی تعلیم خاص کی گئی ہے۔ اور دان لینا دینا وغیرہ۔ چھتری کے لئے خلقت کی حفاظت ضروری قرار دی گئی ہے وغیرہ۔ ویش کے لئے ضروری ہے کہ مویشی کی سیوا کرے۔ تجارت و زراعت کرے۔ اور بد قسمت شودر' کے لئے قادر مطلق نے صرف ان تینوں کی خدمت فرض قرار دی ہے "(منوشاستر" از ص ۸۷ تا ۹۱ بحوالہ "انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج" ص ۵۴)

برہمن کو دوسری تمام قوموں پر اس قدر فوقیت دی گئی کہ انہیں دیوتا کے ہمسر بنادیا گیا۔ دنیا کی کل چیزیں اس کی ملکیت قرار دی گئیں۔ جس برہمن کو وید یاد ہو گیا اس کو گناہ سے بالکل پاک قرار دیا گیا۔ اگرچہ وہ کتنا ہی بڑا گناہ کیوں نہ کرے۔

اور چھتری اگرچہ دوسری دونوں ذاتوں کی بنسبت بلند مرتبہ رکھتا ہے لیکن برہمنوں کے مقابلہ میں وہ بھی بے حیثیت ہے۔

اور رہے اچھوت شودر وہ تو کسی درجہ میں ہیں ہی نہیں۔ وہ تو کتے' بلی سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ چنانچہ بقول منوجی "کتے' بلی' مینڈک' چھپکلی' الو اور شودر کے مارنے کا کفارہ برابر ہے" (تفصیل کے لئے دیکھئے "انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر" مصنفہ مولانا میاں علی صاحب ندوی مدظلہ ص ۵۴ تا ۵۵)

ایران' بازنطینی و رومی...... اور صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام بڑی سلطنتوں کا یہی حال تھا۔ مثلاً" ایران اور بازنطینی و رومی سلطنتوں میں بھی یہی ذات پات کی تمیز اور سوسائٹی کے مختلف طبقوں کے درمیان ناقابل عبور فاصلہ اور خستہ حالی و امتیازی سلوک رائج تھا۔ اور پورا معاشرہ سخت قسم کی ظالمانہ طبقہ واریت کے شکنجے میں کسا ہوا تھا۔ (تفصیل کے لئے "دنیا کے بڑے مذہب" ملاحظہ ہو)

دونوں سلطنتوں میں عمدے بڑے خاندانوں کے لئے جو جاہ و حشم اور حکومت میں رسوخ رکھتے تھے مخصوص تھے۔ کسانوں کا تعلق زمینداروں کے ساتھ ایسا تھا جیسا کہ غلاموں کا آقا کے ساتھ۔ یہ عہدہ دار و حکام اور زمیندار عوام کے ساتھ بڑی سختی اور بے دردی کا برتاؤ کرتے' نہ ان کی جان ومال کی پرواہ تھی' نہ عزت و آبرو کا پاس۔

اسلام....... اس کے برخلاف مذہب اسلام نے اپنے پیروکار اور متبعین میں بے نظیر الفت و محبت پیدا کی۔ مسلمانوں کی آسمانی کتاب (قرآن کریم) اور رسول کریم ﷺ کی احادیث میں جابجا اخوت و محبت اور مساوات کا درس دیا گیا۔

چنانچہ ارشاد باری ہے:

انما المؤمنون اخوة

مسلمان تو سب (آپس میں) بھائی ہیں۔

ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے درمیان دین و ملت کا ایک بہت بڑا رشتہ ہے۔ کیسا ہی بڑے سے بڑا کافر اور سخت دشمن ہو' جب وہ اللہ و رسول پر ایمان لایا تو ہمارا دینی و مذہبی بھائی بن گیا۔

ارشاد ربانی ہے:

فان تابوا واقاموا الصلوة و اتوا الزکوة فاخوانکم فی الدین۔ (سورہ توبہ آیت نمبر ۱۱)

اگر یہ لوگ (کفر سے) توبہ کرلیں (یعنی مسلمان ہو جائیں اور (اس اسلام کو ظاہر بھی کردیں۔ مثلاً") نماز پڑھنے لگیں اور زکوۃ دینے لگیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہو جاویں گے۔ (بیان القرآن۔ مختصراً")

اور دینی بھائیوں کو اللہ کے رسول ﷺ نے کیا تعلیمات فرمائیں مختصراً" چند ملاحظہ ہوں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے منیٰ میں وہ تاریخی خطبہ دیا جو ایک دستاویز ہے۔ اسی میں آپ نے فرمایا:

فان دماءکم واموالکم واعراضکم علیکم حرام کحرمة یومکم هذا فی بلدکم هذا فی شهرکم هذا۔

(بخاری ج۱ ص۲۳۴، مسلم ج۲ ص۳۹۷، …)

بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری آبروئیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسا کہ تمہارے اس دن کی حرمت و عزت تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں۔

یعنی جس طرح تم آج کے اس دن کی اور اس شہر کی اور مہینے کی عزت کرتے ہو اور ان میں قتل و قتال حرام سمجھتے ہوں اسی طرح تم پر آپس میں ایک دوسرے کے اموال و خون اور آبروئیں حرام اور باعزت ہیں۔ چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں:

انما شبہھا فی الحرمۃ بھذہ الاشیاء لانھم کانوا لایرون استباحۃ تلک الاشیاء وانتھاک حرمتھا بحال۔

(حاشیہ بخاری ج ا ص ۲۳۴)

ان چیزوں (اموال، خون، آبروئیں) کو حرمت میں ان چیزوں (یوم النحر، مکہ المعظمہ، ذوالحجہ) کے ساتھ تشبیہ دی۔ کیونکہ وہ لوگ ان چیزوں کی ہتک حرمت کو کسی بھی حالت میں جائز نہیں سمجھتے تھے۔

فتح الباری میں بالتفصیل اس کو بیان کیا گیا ہے۔

(دیکھئے فتح الباری ج ۳، ص ۲۳۵ کراچی)

اور ارشاد فرمایا:

۱۔۔۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔

(بخاری ج ا ص ۶ و ج ا ص ۴۸)

کامل اور پکا سچا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

یعنی مسلمان اس سے ہر قسم کی تکلیف مثلاً برا بھلا کہنا، کسی کو گالی دینا، مذاق اڑانے کے طریقہ پر زبان نکالنا، کسی کے مال پر بغیر حق کے قبضہ کرلینا اسی طرح دوسری تمام طرح کی تکلیفوں سے محفوظ رہیں۔

(فتح الباری ج ا ص ۵۷ مطبوعہ کراچی و حاشیہ ترمذی ج ۲، ص ۸۷)

۲۔۔۔ لایومن احدکم حتی یحب لاخیہ مایحب لنفسہ۔

(بخاری ج ا ص ۶، مسلم ج ا ص ۵۰)

تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے (دینی) بھائی کے لئے وہی چیز پسند نہ کرے جو کچھ وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

یہ حدیث صاف طور سے یہ بات بتاتی ہے کہ تم دینی بھائی آپس میں مساوات اور برابری اختیار کرو۔

(فتح الباری ۹۷ ج اول مطبوعہ کراچی)

۳۔۔۔ المسلم اخوالمسلم لایخونہ ولا یکذبہ ولا یخذلہ کل المسلم علی المسلم حرام عرضہ و مالہ و دمہ التقوی ھھنا بحسب امرئی من الشران یحتقر اخاہ المسلم۔

وفی روایۃ مسلم، لایظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۵، ج ۲ ص ۳۱۷)

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا (دینی) بھائی ہے نہ وہ اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ کرے، نہ اس کے ساتھ جھوٹ بولے اور نہ اس کو بے مدد چھوڑے مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حرام ہے یعنی اس کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو۔ تقویٰ یہاں ہے (اور آپ ﷺ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرمایا، جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے) آدمی کے برا ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر و تذلیل کرے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے۔ "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ نہ تو اس پر ظلم کرے اور نہ اس کی ترک مدد کرے اور نہ اس کو ذلیل کرے۔"

"تقویٰ یہاں ہے" کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو ذلیل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس سے تقویٰ کی نفی کررہا ہے۔ حالانکہ تقویٰ کا محل دل ہے جو آنکھوں سے پوشیدہ ہے، لہٰذا کسی سے تقویٰ کی نفی و انکار روا نہیں ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ تقویٰ کا محل دل ہے تو جس کے دل میں خوف خدا اور تقویٰ ہوگا وہ کسی مسلمان کی تذلیل نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ متقی کسی مسلمان کو ذلیل نہیں کرتا۔

(حاشیہ ترمذی ج ۲ ص ۱۵ بحوالہ (مجمع البحار")

المسلمون کرجل واحدان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی رأسہ اشتکی کلہ۔

(مسلم ص ۳۲۱ ج ۲)

تمام مسلمان ایک مرد کی طرح ہیں کہ اگر اس مرد کی آنکھ بیمار ہو جائے تو اس کا پورا بدن بیمار ہو جاتا ہے۔ (ایسے ہی) اگر اس کا سر بیمار ہو جائے تو اس کا پورا بدن بیمار ہو جاتا ہے۔

یعنی اس طرح تمام مسلمان ہیں کہ ان کا کوئی ایک فرد بھی بیمار ہو جائے یا اس کو کوئی تکلیف پہنچ جائے تو تمام مسلمانوں کی جن کو اس کی اطلاع مل جائے نیند حرام ہو جائے وہ تمام اس کی تکلیف کو اپنی تکلیف محسوس کریں۔ نہ یہ کہ اپنی شقاوت و بدبختی سے اس پر خوش ہوں۔ اس موقع پر پانچ احادیث پر اکتفا کیا گیا ہے ورنہ ذخیرہ احادیث میں بے شمار احادیث ہیں، جن میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مساوات و برابری اور حفاظت مال و آبرو نیز اخوت و محبت کا درس دیا گیا ہے۔

کافروں اور دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک...... اور صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کو غیروں کے ساتھ بھی حسن اخلاق اور اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ طوالت کے خوف سے صرف ایک آیت قرآنی اور دو احادیث پر اکتفا کرتا ہوں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

لاینھاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم و تقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین۔

(ممتحنہ آیت نمبر ۸)

اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ احسان اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا جو تم سے

دین کے بارے میں نہیں لڑتے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ اللہ تعالیٰ انصاف کا برتاؤ کرنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔ (حضرت تھانوی)

اس آیت میں صاف طور سے بتایا گیا کہ جو لوگ مسلمان نہیں ہوتے اور نہ مسلمان ہونے والوں سے ضد اور پرخاش رکھتے ہیں اور نہ دین کے معاملہ میں ان سے لڑتے بھڑتے ہیں' نہ ان کو ستانے اور نکالنے میں ظالموں کے مددگار بنتے ہیں' اس قسم کے کافروں کے ساتھ بھلائی اور خوش خلقی سے پیش آنے کو اسلام نہیں روکتا۔ جب وہ تمہارے ساتھ نرمی اور رواداری سے پیش آتے ہیں تو انصاف کا تقاضا یہ ہے تم بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور دنیا کو دکھا دو کہ اسلامی اخلاق کا معیار کس قدر بلند ہے۔

اب ارشادات نبوی ملاحظہ ہوں۔

المؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۸۷)

مومن کامل وہ ہے جس سے تمام لوگ اپنے خونوں اور مالوں پر مامون و بے خوف رہیں۔

یعنی تمام لوگ اس سے بے خوف رہیں کہ ان کو نہ اس کا خوف ہے کہ وہ ان کے نفس پر جان پر ہاتھ ڈالے گا اور نہ اس کا ڈر کہ ان کے مال چھین چھین کر اپنے پیٹ میں بھرے گا۔

لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساؤا فلا تظلموا۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۱)

تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے والے نہ بنو کہ کہنے لگو کہ اگر اور لوگ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے۔ اور اگر دوسرے لوگ ظلم کا رویہ اختیار کریں گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے۔ بلکہ اپنے دلوں کو اس پر پکا کرو کہ اگر لوگ احسان کریں گے تب بھی تم احسان کرو اور اگر لوگ برا سلوک کریں تب بھی تم ظلم اور برائی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ (بلکہ احسان ہی کرو۔)

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں خواہ احسان اور حسن سلوک کا چلن ہو یا ظلم اور بدسلوکی کا دور دورہ ہو' اہل ایمان کو چاہئے کہ ان کا رویہ دوسروں کے ساتھ احسان اور حسن سلوک ہی کا رہے۔ نیز یہ احسان صرف انہی لوگوں کے ساتھ نہ کیا جائے جو ہمارے ساتھ احسان کرتے ہوں' بلکہ جو لوگ ہمارے ساتھ برا سلوک کریں' ان کے ساتھ بھی ہمارا رویہ احسان اور خوش خلقی کا ہی رہے۔

قبائل اور قومیں..... رہے مسلمانوں کے آپس قبائل اور قومی تفاوت تو اس کے بارے میں صراحت کے ساتھ قرآن کریم ناطق ہے۔ کہتا ہے:

یایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر وانثی وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ (حجرات آیت نمبر ۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ (حضرت تھانوی)

اصل میں انسان کا بڑا یا چھوٹا ہونا' معزز و حقیر ہونا' ذات پات اور خاندان و نسب سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ جو شخص جس قدر نیک خصلت' مودب اور پرہیزگار ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کے ہاں معزز و مکرم ہے۔ اگرچہ کم ذات کا ہو' اور جس میں تقویٰ و پرہیزگاری نہیں اس کی اللہ کے یہاں کوئی حیثیت و عزت نہیں اگرچہ ذات کتنی ہی اعلیٰ ہو۔ بلکہ نسب و خاندان کی حقیقت تو یہ ہے کہ سارے آدمی ایک مرد اور ایک عورت یعنی آدم و حواء کی اولاد ہیں۔

بلاشبہ کسی شریف اور معزز گھرانے میں پیدا ہو جانا ایک حق تعالیٰ کا موہوب شرف ہے' جس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ اور شکر میں سے یہ بھی ہے کہ اس موہوب شرف کو غرور و تفاخر' کمینہ اخلاق اور بری خصلتوں سے خراب نہ ہونے دے۔ بہرحال یہ شرف اور فضیلت و عزت کا اصل معیار نسب نہیں' تقویٰ و طہارت ہے' نری ذات کسی کام کی نہیں۔

بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

تنبیہہ...... ایک طرف تو قرآن و حدیث کی یہ مبارک تعلیمات ہیں اور دوسری طرف ہمارا معاشرہ اور روزمرہ کی زندگی کے حادثات و واقعات ہیں جن سے آج کا مسلمان دوچار ہے۔ اگر اسلام کی تعلیمات اور اس کے اخلاقی نظام کو دیکھا جائے تو "الیوم اکملت لکم دینکم الخ" میں قطعاً کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ لیکن اگر موجودہ مسلمانوں پر نظر ڈالی جائے تو "اولئک کالانعام بل ھم اضل" (وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ وہی لوگ غافل ہیں) کا پر تو نظر آتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات سے اپنی تمام قوتوں دل و دماغ' آنکھ' کان' ناک وغیرہ کو موڑ کر محض دنیوی لذائذ اور مادی خواہشات کی پیروی میں لگے ہوئے ہیں۔

حاصل کلام..... خلاصہ کلام یہ کہ اس چند روزہ فانی اور دنیائے دوں میں ہم لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ ایک بار پھر معیاری اخلاق اور آپس میں اخوت و محبت اور صحابہؓ کا سا تعلق پیدا کر کے پوری دنیا کو دکھا دیں کہ اسلام کی تعلیمات اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات بالکل بلاشک و شبہ صحیح ہیں۔ اس لئے کہ "لن یصلح آخر ھذہ الامۃ الا بما صلح بہ اولھا" اس امت کے آخری لوگوں کی اصلاح و درستگی اسی چیز سے ممکن ہے جس سے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی ہے۔ لہٰذا ہم لوگ اگر صرف "پدرم سلطان بود" کی طرح صحابہ کرام کے اعمال و اخلاق بیان کریں اور ڈینگیں مارتے رہیں تو اس وقت تک کچھ حاصل نہیں جب تک اپنے کو اسی سانچہ میں نہ ڈھال لیں۔ یہ نعرہ تو آج تک نہ کسی کے کام آیا اور نہ کبھی آئے گا۔

بقیہ صفحہ ۱۸

دوسری اور آخری قسط

ذکری عقائد آپ کی عدالت میں

غلام یاسین گر گناڑی خانانی

۱۸۔ بوقت عبادت کسی خاص سمت رخ کرنے کی ضرورت نہیں' کیونکہ خانہ کعبہ کی اب کوئی حیثیت نہیں رہی' مسلمان کا کعبہ اس کا دل ہے' بوقت عبادت قبلہ رخ نہ ہونا' ذکر خانہ کا محراب نہ ہونا اس کا بین ثبوت ہے۔ (قلمی نسخہ نور الدین بن ملا کمالان آخری صفحہ)

۱۹۔ بوقت جنابت غسل فرض نہیں ہے۔ (قلمی نسخہ نور الدین بن ملا کمالان ص ۴۱ تا ۴۲ نیز عمدۃ الوسائل ص ۳۲ وغیرہ)

۲۰۔ مروجہ وضو ضروری نہیں اصلی وضو پرہیز گاری ہے۔ (قلمی نسخہ نور الدین بن ملا کمالان ص ۴۴ تا ۴۵ عمدۃ الوسائل ص ۳۳)

۲۱۔ مہدی کے بتائے ہوئے دین پر چلنا فرض ہے' مہدی کا اقرار ہر پیغمبر پر فرض اور لازمی ہے۔ (قلمی نسخہ شے محمد ص ۹۹ تا ۱۰۰' ثنائے مہدی ص ۱۲)

۲۲۔ تمام ذکری محمد مہدی کے امتی ہیں۔ (حقیقت نور پاک و سفر نامہ مہدی ص ۵' قلمی نسخہ شے محمد ص ۱۰۳)

۲۳۔ جنت کا مالک مہدی ہے۔ اس نے یہ اختیار ملائیوں کو دیا ہے' ملائی جس کو چاہیں جنت ایک سال کے لئے دیں۔ (چوگان کا ایک بول' ارمغان ذکریان ص ۲۳' ص ۱۴۷ از نو مسلم رہنما)

۲۴۔ ملائی کو حلال حرام کا اختیار ہے' دین میں احکام بدلنے کا حق ہے۔ (ذکری کون ہے ص ۵' ترجمان بلوچ ۷ مارچ ۱۹۸۳ء)

۲۵۔ تمام پیغمبروں کی مہدی نے مدد کی۔ (ثنائے مہدی ص ۱۲)

۲۶۔ مہدی کا ظہور ہو چکا ہے' لہٰذا مہدی کا منکر کافر ہے' (ثنائے مہدی ص ۱۰ قلمی نسخہ شے محمد حصہ موسیٰ نامہ صفحہ ۱۰۱' ۱۵۸' ۱۵۴' ابیات شے محمد' ثنائے مہدی ص ۷ نوکین دور مکران نمبر ۱۶ مارچ ۱۹۹۶ء از ملا شہ دوست' ذکری کون ہے ص ۳۶)

۲۷۔ شافع محشر محمد مہدی ہوگا۔ (ذکری کون ہے ص ۴۷)

۲۸۔ قیامت کے دن صاحب لواء (جھنڈے کا مالک) مہدی ہوگا۔ (ثنائے مہدی ص ۱۱)

۲۹۔ مہدی وجہ کائنات ہے اگر مہدی پیدا نہ ہوتا تو اس کائنات کو اللہ پاک پیدا نہ فرماتے۔ (حقیقت نور پاک' سفر نامہ ص ۳' میں ذکری ہوں ج ۶ ص ۱' ثنائے مہدی ص ۱۱)

۳۰۔ مہدی کا آغاز و انجام معلوم نہیں اور وہ جگہ و مکان سے پاک ہے۔ (ثنائے مہدی ص ۱۳' ذکر وحدت ص ۱۲)

۳۱۔ مہدی کی کتاب کا نام "برہان" ہے۔ (قلمی نسخہ شے محمد ص ۱۱۷' سفر نامہ مہدی ص ۵)

(نوٹ)....... سفر نامہ مہدی شیخ عزیز لاری کی ہے' اس میں لکھا ہے قرآن چالیس جزو پر مشتمل تھا۔ دس پارے مہدی نے اپنی امتی کے لئے چن کر لئے اس کا نام "برہان" ہے جو ناپید ہے' مزے کی بات یہ ہے ضلع خضدار تحصیل مشکے' اور نال اور گریشہ کے ذکری یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مہدی کی کتاب "وحدانہ" ہے' تعجب خیز بات یہ ہے قرآن کا وہ نسخہ جو ہاتھ سے لکھا ہوا ہے اسی کو وحدانہ کہتے ہیں اور پریس سے طبع شدہ قرآن کو نہیں مانتے۔

برادران اسلام:

آپ کی عدالت میں ذکری مذہب کے عقائد آپ کے حضور پیش کر دیئے ہیں' یہ فرقہ اپنے عقائد اور اعمال کی روشنی میں قادیانیوں سے بدرجہا گیا گزرا ہے' آپ حال اور ماضی کی ذکری حیثیت پر بھی نظر فرمایئے۔

۱۔ ۱۷۳۷ء میں شاہ فقیر اللہ علوی شکار پوری نے اپنے مکتوبات میں ذکریوں کو خارج از اسلام لکھا تھا۔

۲۔ خوانین قلات کے تمام قاضیوں نے اور بلوچستان کے تمام علماء نے ہمیشہ ذکریوں کو مرتد اور خارج اسلام قرار دیا تھا۔

۳۔ ۱۷۷۳ء بمطابق ۱۱۸۸ھ کو مجاہد اعظم بطل جلیل حضرت میر نصیر خان نوری کو ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں حکم فرمایا کہ اے نصیر خان اٹھو اور ذکریوں کے خلاف اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد کرو خدا تمہارا حامی و ناصر رہے گا' چنانچہ میر نصیر اللہ خان نے اللہ کا نام لے کر جہاد

شروع فرمایا' جس سے کئی ذکری قتل ہوئے اور کئی ذکریوں نے اسلام قبول کیا اور جس پر خلافت ترکیہ سے غازی دین اور ناصر ملت جیسے خطابات سے نوازا گیا۔

۴.. حال ہی میں بلوچستان کے تمام سرکاری قاضیوں نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔

۵.. ڈسٹرکٹ جج قلات نے بھی قاضیوں کے فیصلوں کو برقرار رکھا۔

۶.. بلوچستان ڈسٹرکٹ گریٹر ۱۹۰۷ء میں لکھا ہے کہ اگرچہ ذکری خود کو مسلمان کہتے ہیں مگر ان کے عقائد اور اعمال اسلام کے اساسی عقائد سے بالکل متضاد ہیں۔

۷.. تاریخ بلوچستان کا ہندو مورخ رائے بہادر لالہ ہتو رام ۱۹۰۷ء میں لکھتا ہے کہ ان لوگوں (ذکریوں) کا مذہب نہ ہندو ہے نہ مسلمان بلکہ کسی سے نہیں ملتا' ان کا مذہب ذکری ہے۔

۸.. ۱۹۳۶ء میں ایرانی بلوچستان کے سب سے بڑے عالم اور شیخ الاسلام مفکر ایران حضرت مولانا قاضی عبداللہ سربازیؒ نے ذکری ملائی شے گلابی کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کے الفاظ ادا کرنے اور شعائر اسلام کی بے حرمتی کی بنا پر جہاد کا فتویٰ دیا' مجاہدین کی بہ نفس نفیس قیادت کرتے ہوئے کچھ کو تہ تیغ کیا' کچھ مسلمان ہوئے اور باقی ترک سکونت کر گئے یہی وجہ ہے کہ آج ایران ذکریوں سے بالکل پاک ہو گیا۔ (اس واقعہ کو ہیکیگور کہا جاتا ہے)

۹.. ۱۹۵۷ء میں فیملی کورٹ کولوا نے نکاح کے سلسلے میں ایک مقدمہ میں ذکریوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔

۱۰.. ڈپٹی کمشنر لسبیلہ نے اپریل ۱۹۷۴ء میں ضلع کے تمام تحصیلی رجسٹریشن افسران کو ہدایت جاری کی کہ قومی شناختی کارڈ پر ذکریوں کو غیر مسلم درج کیا جائے۔

۱۱.. خان آف قلات اور سابق گورنر بلوچستان حضرت میر احمد یار خان مرحوم نے علماء مبلغین مقرر فرمائے جن کی مساعی سے کچھ ذکری مسلمان ہو گئے اور بہت سے ترک وطن کر کے کراچی' لسبیلہ اور مکران کے علاقوں میں چلے گئے ان مبلغین میں حضرت مولانا قاضی عبدالصمد سربازیؒ اور مولانا عبدالرب محمد موسیٰ گوادری سر فہرست ہیں۔

۱۲.. ۱۹۰۵ء میں عظیم مورخ جناب کامل القادری صاحب نے لکھا کہ ذکری نماز پڑھنے والوں سے نفرت کرتے ہیں اور انہیں غیر مسلم کہتے ہیں لیکن میری تحقیق کے مطابق ذکری مسلمان نہیں غیر مسلم ہیں اور مرتد و کافر ہیں۔ قرآن و حدیث' علماء دین کے فتاویٰ اور عدالتی فیصلوں کی رو سے "ذکری" ایک علیحدہ مذہب ثابت ہو گیا اور ان کے پیروکار غیر مسلم' کیونکہ اسلام کے پانچوں ارکان میں سے کسی ایک پر بھی قائم نہیں ہیں' نیز آئین پاکستان کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ اور شق نمبر ۳ کی رو سے ذکری غیر مسلم اقلیت قرار پاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور شعائر اسلام کی توہین سے باز رکھا جائے۔

●

بقیہ: دور اسلام اور دور جاہلیت

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید
ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

(سعدیؒ)

اللہ تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کے درمیان بے مثال الفت و اخوت' تعلق و محبت اور ایمانی صفات پیدا فرمائے۔ تعلیمات اسلام پر حتی الوسع عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

آمین یا رب العالمین

●

پہلی سالانہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے زیر اہتمام
عظیم الشان محفل حمد و نعت
بشکریہ عالم
مورخہ 30 نومبر 95ء
بروز جمعرات بعد نماز عشاء انشاء اللہ العزیز منعقد ہو رہی ہے
جس میں ممتاز شعراء کرام و نعت خواں حضرات شرکت فرمائیں گے
بمقام جامع مسجد مدنی باغبانپورہ جدید گلی ملا شمالی گوجرانوالہ
رابطہ کے لئے 0431- 215663-217656 223763-233763

اخبارِ ختمِ نبوّت

مری میں عظیم الشان تاریخی تحفظ ختم نبوت کانفرنس

قاری سیف اللہ سیفی سکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت مری

مری شہر جو ایک بین الاقوامی لعل سٹیشن ہے اور گرمائی سیزن میں منی پاکستان کا منظر پیش کرتا ہے۔ دنیا بھر سے عموماً اور پاکستان کے مختلف علاقوں سے خصوصاً ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگ اس شہر کا رخ کرتے ہیں۔ جہاں پر سیاحتی گروپ اس سرزمین کو اپنی خواہشات کی آماج گاہ بناتے ہیں وہاں پر مختلف عقائد باطلہ رکھنے والے عناصر اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی سعی ناپاک کرتے ہیں الحمد اللہ مری کے بیدار مغز علماء اور دیندار مسلمان ایسے شیطانی خیالات کے حامل عناصر کا بھرپور تعاقب کرتے ہیں ان میں عیسائی مشنری ادارے ہوں یا قادیانی۔ یا پریزی۔ یا کھلم کھلا فحاشی پھیلانے والے آزاد منش طبقے ہوں چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری نے متفقہ فیصلہ کیا۔ کہ گرمائی سیزن میں عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ضروری ہے اس ضمن میں مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۹۱ء کو عظیم الشان کانفرنس وسط شہر کی معیاری درسگاہ دارالعلوم ربانیہ اور مرکزی جامع مسجد خلفائے راشدینؓ میں زیر نگرانی الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی منعقد ہوئی کانفرنس میں شہر اور مضافات سے ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ کانفرنس کی صدارت خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب' امیر مرکزیہ منعقد نے فرمائی۔ کانفرنس کا آغاز تقریباً" ۱۱ بجے دن ہوا۔ اور ۳ بجے تک پروگرام جاری رہا۔ خطیب العصر علامہ سیدہ عبد المجید ندیم شاہ ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ حقوق اہل بیت نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ قادیانی اسلام اور پاکستان سے کھلی غداری کا اعتراف کئی مرتبہ عملاً" کرچکے ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت سوا ارب مسلمانوں کا مسئلہ ہے اور **ختم نبوت کا عقیدہ ایمان کا جزو ہے۔** مرزائیوں کی ریشہ دوانیاں امت مسلمہ کے لئے زہر قاتل ہیں مرزائیوں نے آج تک پاکستان کو کھلے دل سے تسلیم نہیں کیا آج بھی مرزائیوں کے روابط یہود و ہنود کے ساتھ ہیں یہی وجہ ہے کہ مرزائیوں کے امام مرزا طاہر نے مسلح جدوجہد کا حکم قادیانیوں کو دیا ہے۔ مٹھی بھر یہ مرتد عناصر جو آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ دھمکی آمیز لب و لہجہ اختیار کرکے حالات بگاڑنا چاہتے ہیں۔ الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی امیر مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری نے کہا کہ مرزا طاہر غیر ملکی آقاؤں کی گود میں بیٹھ کر ملک و ملت کے خلاف سازشوں میں مصروف ہے قادیانیت انگریزی کا خود کاشتہ پودا ہے۔ ایک ایسا شجرہ خبیثہ ہے جس کو اب جڑ سے اکھاڑنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کے سیکریٹری الحاج قاری سیف اللہ سیفی نے کہا کہ دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی قادیانیت راہ فرار اختیار کرے گی اس کا تعاقب جاری رہے گا۔ ناموس مصطفیٰ ﷺ کی خاطر ہر ممکن قربانی دی جائیگی۔ اور روئے زمین کو گستاخان رسول کے لئے تنگ کردیا جائیگا۔ مرزائیت ایک ناسور ہے جس کو ختم کئے بغیر مسلمان چین سے نہیں بیٹھ سکتے۔ اس موقع پر مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

۱۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔ ۲۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کیا جائے۔ ۳۔ انجمن احمدیہ ربوہ کے نام الاٹ شدہ زمین کی تحقیقات کی جائے۔ ۴۔ امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عملدر آمد کیا جائے ۵۔ مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے فوری برطرف کیا جائے۔ ۶۔ ذکری فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ۷۔ توہین رسالت کے مرتکب گستاخ عیسائیوں کو بیرون ملک سے طلب کرکے شرعی اسلامی سزادی جائے۔ ۸۔ شاتم رسول کی سزا میں ترمیم کرنے سے باز رہا جائے۔ ۹۔ مرزائیت اور عیسائیت کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔ ۱۰۔ مرزائیوں کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ ۱۱۔ نتھیا گلی سمر پروگرام میں بدنام زمانہ مرزائی ڈاکٹر سلام (عبدالسلام) کی تعریف جو صدر لغاری اور مقررین نے کی اس بھرپور مذمت کی گئی اور اسے اسلام دشمنی سے تعبیر کیا گیا۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی مولانا خان محمد امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے اخیر میں مقامی لوگوں اور باہر سے آنے والے ہزاروں افراد کی مسئلہ ختم نبوت سے والہانہ وابستگی کی تعریف فرمائی اور دعا فرمائی کہ پوری امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نظریاتی بیداری نصیب فرمائے۔ انہوں نے مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کی کارکردگی کی تعریف

کی اور دعا بھی کی اور اس موقع پر دارالعلوم ربانیہ مری شہر سے فارغ ہونے والے حفاظ کرام کی دستار بندی بھی کی۔ کانفرنس سے مری کے مقامی علماء کے علاوہ مجلس کے ضلعی مبلغ مولانا محمد علی نے بھی خطاب کیا یاد رہے کہ مری میں مذکورہ کانفرنس اپنی نوعیت کی واحد اور مثالی کانفرنس تھی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت مری مقامی طور پر اس کاز کے لئے موثر رول ادا کررہی ہے۔ اور مواضعات میں مجلس کی تنظیم سازی اور تحفظ ختم نبوت مشن کو تیز تر کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

توہین رسالت کے قادیانی ملزم پر پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ ۲۹۵۔ سی کے تحت فوری طور پر مقدمہ قائم کیا جائے۔

ملتان (پ ۔ ر) قانونی عمل میں تاخیر سنگین بے قاعدگی ہے۔ توہین رسالت کے قادیانی ملزم عرفان عرف ٹیٹو کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور اس کے خلاف پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ ۲۹۵۔ سی کے تحت توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکلاء پینل کے چیئرمین نے اپنے ایک بیان میں سرگودھا پولیس کے توہین رسالت کا مقدمہ درج نہ کرنے کے عمل پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کا یہ عمل خلاف قانون اور قابل مذمت ہے۔ آئین پاکستان کے تحت جو شخص بھی توہین رسالت کا ارتکاب کرے گا اسے گرفتار کیا جائے گا اور جرم ثابت ہونے پر پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ ۲۹۵۔ سی کے تحت اسے سزائے موت دی جائے گی۔ چیئرمین وکلاء پینل نے ڈی آئی جی طاہر عارف بھٹی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ڈی آئی جی خود قادیانی ہونے کی وجہ سے قادیانی نوجوان کے خلاف مقدمہ درج کرنے کے عمل میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ ڈی آئی جی کا یہ عمل سراسر خلاف قانون ہے اور قانونی عمل میں رکاوٹ ڈالنا بذات خود ایک سنگین جرم ہے۔ ڈی آئی جی فوری طور پر اپنی حرکت سے باز آجائیں ورنہ قانونی عمل میں رکاوٹ ڈالنے اور توہین رسالت کے مجرم کی پشت پناہی کرنے کے الزام میں ان پر بھی کیس کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا فوری طور پر توہین رسالت کے کیس کی ایف آئی آر درج کی جائے اور سرگودھا پولیس کے متعلقہ اہلکاروں اور ڈی آئی جی طاہر عارف بھٹی پر اپنے فرائض سے غفلت برتنے اور قانونی عمل میں رکاوٹ ڈالنے کے الزام میں کیس درج کیا جائے۔

سرگودھا پولیس نے قادیانی نوجوان کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج نہ کیا تو سنگین نتائج کی ذمہ دار وہ خود ہوگی۔

ملتان (پ ۔ ر) سرگودھا پولیس قادیانی نوجوان عرفان عرف ٹیٹو کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ درج نہ کرکے توہین رسالت کے ملزم کی سرپرستی کی مرتکب ہورہی ہے۔ توہین رسالت کے مجرموں کی سرپرستی کرنا رسول اللہ ﷺ اور اسلام کے ساتھ غداری ہے۔ حساس ادارے کے قادیانی ڈی آئی جی کا سرگودھا پولیس پر مقدمہ درج نہ کرنے کے لئے اثر انداز ہونا سنگین صورت حال کو جنم دے سکتا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا اکرم طوفانی، مولانا احمد میاں حمادی، مفتی منیر احمد اخون، مولانا بشیر احمد، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مفتی عبدالشکور، مولانا نعیم امجد نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اگر حکومت نے اس صورت حال کا سنجیدگی سے نوٹس نہ لیا تو مسلمان نوجوان توہین رسالت کے رونما ہونے والے ہر واقعہ میں غازی علم الدین شہیدؒ کا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ علماء نے قادیانی ڈی آئی جی طاہر عارف بھٹی کے کردار پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے ہم مذہب قادیانی شاتم رسول کی پشت پناہی کرکے آئین پاکستان سے بغاوت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ قادیانی آئین پاکستان میں شامل توہین رسالت کے قانون کی دھجیاں بکھیر کر ملکی آئین کی تضحیک اور مملکت پاکستان کے ساتھ غداری کے مرتکب ہوئے ہیں۔ علماء نے بلوچستان، سندھ اور اب پنجاب میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ملک دشمن سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کراچی کی خراب صورت حال میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کا ثبوت ملنے کے بعد اب ان کی پاکستان اور اسلام کے ساتھ دشمنی کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں رہی ہے۔ قادیانی اپنے سربراہ مرزا طاہر کی کراچی کو بیروت بنانے کی دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگارہے ہیں۔ موجودہ وزیر داخلہ کے قادیانیوں کے ساتھ روابط اور اس کے خود قادیانی ہونے کی خبر نے صورت حال کو مزید واضح کردیا ہے۔ علماء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ فوری طور پر عرفان عرف ٹیٹو قادیانی پر توہین رسالت کرنے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کے الزام میں مقدمہ قائم کرے۔ علماء نے حکومت سے سرگودھا پولیس کے اہلکاروں کی گرفتاری کا بھی مطالبہ کیا اور کہا کہ یہ لوگ توہین رسالت کے مجرموں کی سرپرستی کرکے خود توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں۔

وزیر تعلیم سندھ اور ڈی ای او خیرپور، ڈائریکٹر تعلیمات سکھر کو علامہ حمادی کا ٹیلیگرام

ٹنڈو آدم (پ ۔ ر) اندرون سندھ قادیانیوں کی

قانونی سرگرمیاں عروج پر پہنچ گئیں ہیں۔ تعلیمی اداروں میں قادیانیوں نے باقاعدہ ارتدادی مہم شروع کر رکھی ہے۔ ضلع نوشہرو فیروز اور ضلع خیرپور کے متعدد ہائی اسکولوں کے بچوں کو ہدف بنایا ہوا ہے اور انتظامیہ اس سلسلے میں کوئی توجہ نہیں دے رہی۔ ضلع خیرپور کی تحصیل فیض گنج کے قریب کرونڈی شہر کے ہائی اسکول کا فرسٹ اسسٹنٹ بشیر آرائیں قادیانی ہے یہ شخص نویں اور دسویں کے طلباء' ۱۵' ۱۶ اساتذہ اور ۳' ۴ چپراسیوں کو ربوہ لے گیا اور معصوم نوجوانوں اور اساتذہ کو مرتد بنانے کی بھرپور کوشش کی۔ تاحال مسلمانوں کے جذبہ ایمانی اور مذہبی جوش کی وجہ سے اپنے اس سفر کو دبانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کرونڈی کے بااثر زمیندار شوکت شیر بلوچ کو قادیانیوں نے کسی نہ کسی طرح اس واقعہ کو دبانے پر رضامند کرلیا ہے۔ کرونڈی میں قادیانی کافی تعداد میں آباد ہیں اور خاصا اثر رکھتے ہیں۔ ضلع نوشہرو کے شہر مٹھیانی کے قریب بھی تقریباً" ۱۲ نوجوانوں کو مرتد بنایا گیا ہے۔ جب مقامی علماء کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے بڑی مشکل سے نوجوانوں کو اس فتنہ ارتداد سے توبہ کروائی۔ اس علاقہ کو اعجاز قادیانی' جو کہ قادیانیوں کا مربی ہے اور ایف اے ہائی اسکول شیر آرائیں قادیانی نے اپنی ارتدادی مہم کی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس سلسلہ میں مقامی رفقاء مجلس تحفظ ختم نبوت اور علامہ احمد میاں حمادی نے وزیر تعلیم اور ڈائریکٹر تعلیمات سکھر سے مطالبہ کیا ہے کہ بشیر آرائیں قادیانی فرسٹ اسسٹنٹ کو برطرف کرکے ۲۹۸ر سی ۲۹۵ر اے کے تحت مقدمہ درج کیا جائے۔ علاوہ ازیں کوٹ لالو کے قریب اسماعیل قادیانی کے گوٹھ اور کرونڈی بھریا سٹی میں قادیانیوں نے اپنے جلسہ میں مسلمانوں کو مدعو کیا اور انہیں قادیانیت کی دعوت دی۔ نوشہرو کے ڈی سی صاحب سے علماء کے ایک وفد نے ملاقات کی مگر انہوں نے قانونی کارروائی کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیا۔ کراچی کے حالات اور اندرون سندھ کے حالات بگاڑنے میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے وہ اپنے رہنما مرزا طاہر کی پیشگوئی (سندھ میں بیروت اور افغانستان جیسے حالات ہوں گے) کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کررہے ہیں۔ مسلمان انتظامیہ نے اگر قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کو نہ روکا اور ان کے خلاف قانونی کارروائی نہیں کی تو مسلم اکثریتی آبادی کی شدید مزاحمت کا سامنا انتظامیہ کو کرنا ہوگا۔

مرزا طاہر جھوٹا ہے ○ برقعہ

پہن کر پاکستان سے فرار ہوا

راولپنڈی (نوائے وقت رپورٹ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد اور ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کہا ہے کہ مرزا طاہر احمد جھوٹ بولنے سے باز رہے۔ اسے پاکستان سے خدا نے نہیں نکالا بلکہ وہ خود تین سال قید کی سزا سے ڈر کر برقعہ پہن کر فرار ہوا۔ وہ مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی سے ٹیلی فون پر بات کررہے تھے۔ مولانا خواجہ خان محمد نے کہا کہ مرزا طاہر کو اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح جھوٹ بولنے کی عادت ہے بلکہ وہ اس سے بھی زیادہ جھوٹ بولتا ہے۔ مرزا طاہر کا یہ کہنا بالکل بے بنیاد ہے کہ ان کی جماعت ترقی کررہی ہے اور ان کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ آج تک مرزا طاہر اور اس کی جماعت برطانیہ میں ایک بھی قادیانی نہیں بنا سکے اور اگر کسی ملک میں کوئی قادیانی ہوا تو وہ صرف اس بنیاد پر کہ قادیانیوں نے خود کو وہاں پر مسلمان بنا کر پیش کیا اور جب ان کو اس حقیقت کا علم ہوا تو وہاں قادیانیوں پر لعنت بھیج کر دائرہ اسلام میں شامل ہوگیا۔ افریقہ کی ایک ریاست مالی میں قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان بنا کر پیش کیا پھر جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما وہاں پہنچے تو تمام کے تمام مسلمان ہوگئے اور وہ الحمدللہ آج تک مسلمان ہیں۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے مطالبہ کیا کہ مرزا طاہر احمد پر فوری طور پر ملک دشمنی اور غداری کا مقدمہ چلایا جائے' کیونکہ وہ برطانیہ میں بیٹھ کر ملک عزیز کو بدنام کرنے کی مسلسل کوشش کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "نوائے وقت" کو دیئے گئے انٹرویو میں مرزا طاہر نے پاکستان کے خلاف الزام لگائے ہیں حالانکہ مرزا طاہر احمد کو پاکستان سے اللہ تعالیٰ نے نہیں نکالا بلکہ وہ خود ملک چھوڑ کر گیا ہے اور یہ اس کے کفر کی دلیل ہے کہ وہ اسلامی ملک چھوڑ کر کافرستان میں جا بسا اور انگریز کے دامن میں پناہ لی کیونکہ وہ خود انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راولپنڈی اسلام آباد کے رہنماؤں مولانا محمد علی' محمد تقی قاری' محمد امین' مولانا محمد عبداللہ' مولانا نذیر فاروقی' مولانا عبدالمجید ہزاروی' مولانا احسان اللہ' قاری محمد رزین' مولانا عبدالغفار توحیدی' قاری محمد بشیر قاری' محمد اخلاق مدنی' مولانا عبدالشکور حمادی' مولانا اسد اللہ عباسی' مولانا ساجد قاری محمد نیاز' مولانا اشرف علی' حافظ محمد صدیق قاری' مظہر الحق حقانی' قاری محمد مبشر اور مولانا اورنگزیب نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزا طاہر احمد پر فوری طور پر ملک دشمنی کا مقدمہ چلایا جائے اور تمام قادیانیوں کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر انہیں اسلامی تعزیرات کے تحت سزا دی جائے۔ ••

مساجد کی بے حرمتی

"حضرت حسن رحمہ اللہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جبکہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کریں گے' تم ان کے پاس نہ بیٹھنا' اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں"۔

صاحب نے عبدالحق سے دریافت کیا کہ اس وقت میں بھی اپنے آپ پر بحالت کاذب ہونے کے لعنت ڈال چکا اور خدا تعالیٰ سے عذاب کی درخواست کر چکا۔ اور ایسا ہی تم بھی اپنے نفس پر اپنے ہی مُنہ سے لعنت ڈال چکے اور بحالت کاذب ہونے کے عذاب الیم کی اپنے لئے درخواست کر چکے۔ لہٰذا اب میں تو اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس لعنت اور اس عذاب کی درخواست کا اثر مجھ پر وارد ہوا۔ اور کوئی ذلّت اور رُسوائی مجھ کو پیش آگئی تو میں اپنے اس

Ref. No. 5

Arbaeen No. 3, p.21. Roohani Khazain, Vol. 17, p.408.

اربعین نمبر۳ ۴۰۸

ص۲۱ وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ حافظ صاحب بھی بار بار ان دونوں قصوں کو بیان کرتے تھے۔ اور ہنوز وہ ایسے پیر فرتوت نہیں ہوئے تا یہ خیال کیا جائے کہ پیرانہ سالی کے تقاضا سے قوت حافظہ جاتی رہی۔ اور آٹھ سال سے زیادہ مدت ہو گئی جب مَیں حافظ صاحب کی زبانی مولوی عبداللہ صاحب کے مذکورہ بالا کشف کو ازالہ اوہام میں شائع کر چکا ہوں۔ کیا کوئی عقل مند مان سکتا ہے کہ مَیں ایک جھوٹی بات اپنی طرف سے لکھ دیتا اور حافظ صاحب اس کتاب کو پڑھ کر پھر خاموش رہتے۔ کچھ عقل و فکر میں نہیں آتا کہ حافظ صاحب کو کیا ہو گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی مصلحت سے عمداً گواہی کو چھپاتے ہیں اور نیک نیتی سے ارادہ رکھتے ہیں کہ کسی اور موقعہ پر اس گواہی کو ظاہر کر دونگا۔ مگر زندگی کتنے روز ہے۔ اب بھی اظہار کا وقت ہے۔ انسان کو اس سے کیا فائدہ کہ اپنی جسمانی زندگی کے لئے اپنی رُوحانی زندگی پر چھری پھیر دے۔ مَیں نے بہت دفعہ حافظ صاحب سے یہ بات سُنی تھی کہ وہ میرے مصدقین میں سے ہیں اور مکذّب کے ساتھ مباہلہ کرنے کو تیار ہیں۔ اور اسی میں بہت سا حصہ اُن کی عمر کا گذر گیا اور اس کی تائید میں وہ اپنی خوابیں بھی سُناتے رہے اور بعض مخالفوں سے انہوں نے مباہلہ بھی کیا۔ مگر کیوں پھر دنیا کی طرف جھک گئے۔ لیکن ہم اب تک اس بات سے نومید نہیں ہیں کہ خدا ان کی آنکھیں کھولے اور یہ امید باقی ہے جب تک کہ وہ اسی حالت میں فوت نہ ہو جائیں۔

اور یاد رہے کہ خاص موجب اس اشتہار کے شائع کرنے کا وہی ہیں کیونکہ ان دنوں میں سب سے پہلے انہی نے اس بات پر زور دیا ہے کہ قرآن کی یہ دلیل کہ "اگر یہ نبی جھوٹے طور پر وحی کا دعویٰ کرتا تو مَیں اس کو ہلاک کر دیتا" یہ کچھ چیز نہیں ہے بلکہ بہتیرے ایسے مفتری دنیا میں پائے جاتے ہیں جنہوں نے تئیس[۲۳] برس

۴۶

Ref. No. 6

Surma-e-Chashm-e-Arya, p.251; Roohani Khazain, Vol. 2, p.301.

سُرمہ چشم آریہ ۲۵۱ مباحثہ دینی

میں بیان کی گئی ہیں اُن کو باطل اور دروغ خیال کرتے ہیں تو اس بارہ میں ہم سے مباہلہ کر لیں اور کوئی مقام مباہلہ کا برضامندی فریقین قرار پاکر ہم دونوں فریق تاریخ مقررہ پر اس جگہ حاضر ہو جائیں اور ہر یک فریق مجمع عام میں اُٹھکر اس مضمون مباہلہ کی نسبت جو اس رسالہ کے خاتمہ میں بطور نمونہ اقرار فریقین قلم جلی سے لکھا گیا ہے تین مرتبہ قسم کھا کر تصدیق کریں کہ ہم فی الحقیقت اس کو سچ سمجھتے ہیں اور اگر ہمارا بیان راستی پر نہیں تو ہم پر اسی دُنیا

میں وبال اور عذاب نازل ہو۔ غرض جو جو عبارتیں برود کا غذ مباہلہ میں مندرج ہیں۔ جو جانبین کے اعتقاد ہیں بحالت دروغ کوئی عذاب مترتب ہونے کے شرط پر اُن کی تصدیق کرنی چاہیئے اور پھر فیصلہ آسمانی کے انتظار کے لئے ایک برس کی مہلت ہو گی پھر اگر برس گزرنے کے بعد مؤلف رسالہ ہذا پر کوئی عذاب اور وبال نازل ہوا یا حریف مقابل پر نازل نہ ہوا تو ان دونوں صورتوں میں یہ عاجز قابل تاوان پانسو روپیہ ٹھہرے گا جس کو برضامندی فریقین خزانہ سرکاری میں یا جس جگہ باسانی وہ روپیہ مخالف کو مل سکے داخل کر دیا جائے گا اور درحالت غلبہ خود بخود اس روپیہ کے وصول کرنے کا فریق مخالف مستحق ہوگا اور اگر ہم غالب آئے تو کچھ بھی شرط نہیں کرتے کیونکہ شرط کے عوض میں وہی دُعا کے آثار کا ظاہر ہونا کافی ہے۔ اب ہم ذیل میں مضمون برود کاغذ مباہلہ کو لکھ کر رسالہ ہذا کو ختم کرتے ہیں و باللہ التوفیق۔

بقیہ حاشیہ

لطف نسیم دلبر مرا نخواند ❊ ہر چند می زند ایں اغیار راہ مارا
دیگر دلستانم خوش کی کو دیدند ❊ دیگر نشان چہ باشد اقبال جاہ مارا

منہ

۳۰۱

Ref. No. 7

Roohani Khazain, Vol. 22, pp.326-332.

بعض اعتراضوں کے جواب ۳۲۶ حقیقۃ الوحی

اور یہ پیشگوئی کہ وہ دجّال کو قتل کریگا اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے ظہور سے دجّالی فتنہ رو بزوال ہو جائیگا اور خود بخود کم ہوتا جائیگا اور دانشمندوں کے دل توحید کی طرف پلٹا کھا جائیں گے۔ واضح ہو کہ دجّال کے لفظ کی دو تعبیریں کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ دجّال اُس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو اور مکر اور فریب سے کام چلاوے۔ ص۲۱۳
دوسری یہ کہ دجّال شیطان کا نام ہے جو ہر ایک جھوٹ اور فساد کا باپ ہے۔ پس قتل کرنے کے یہ معنی ہیں کہ اس شیطانی فتنہ کا ایسا استیصال ہوگا کہ پھر قیامت تک کبھی اس کا نشوونما نہیں ہوگا گویا اس آخری لڑائی میں شیطان قتل کیا جائے گا۔

اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود بعد وفات کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں داخل ہوگا۔ اس کے یہ معنی کرنا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی جائے گی یہ جسمانی خیال کے لوگوں کی غلطیاں ہیں جو گستاخی اور بے ادبی سے بھری ہوئی ہیں بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ مسیح موعود مقام قرب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر ہوگا کہ موت کے بعد وہ اس رتبہ کو پائیگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا رتبہ اسکو ملے گا اور اُسکی رُوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح سے جاملے گی۔ گویا ایک قبر میں ہیں اصل معنے یہی ہیں جس کا جی چاہے دوسرے معنے کرے۔ اس بات کو رُوحانی لوگ جانتے ہیں کہ موت کے بعد جسمانی قرب کچھ حقیقت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رُوحانی قرب رکھتا ہے اس کی رُوح آپ کی رُوح سے نزدیک کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔[۱]

اور یہ پیشگوئی کہ وہ قتل نہیں کیا جائیگا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خاتم الخلفاء کا قتل ہونا موجب ہتک اسلام ہے اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل سے بچائے گئے۔

۱۳۷ الشان۔ یہ عظیم الشان نشان لیکھرام کا مباہلہ ہے۔ واضح ہو کہ مَیں نے سرمہ چشم آریہ

[۱] الفجر: ۳۰-۳۱

۳۲۶

ہے کہ خدا تعالیٰ بقول آپ کے ایک دجّال کی ایسی پیشگوئیاں پوری کرتا جاتا ہے جن سے اُن کی سچائی کی تصدیق ہوتی ہے۔

الراقم

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

(یہ اشتہار ۲۰ × ۲۶ کے دو صفحوں پر ہے)

(مطبوعہ پنجاب پریس سیالکوٹ)

(۱۰۳)

اشتہار مباہلہ

میاں عبدالحق غزنوی و حافظ محمد یوسف صاحب

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ کچھ تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ غزنوی صاحبوں کی جماعت میں سے جو امرتسر میں رہتے ہیں۔ ایک صاحب۔ عبدالحق نام نے اس عاجز کے مقابل پر مباہلہ کے لئے اشتہار دیا تھا۔ مگر چونکہ اس وقت یہ خیال تھا کہ یہ لوگ کلمہ گو اور اہل قبلہ ہیں۔ ان کو لعنتوں کا نشانہ بنانا جائز نہیں۔ اس لئے اس درخواست کے قبول کرنے سے اس وقت تک تامل رہا جب تک کہ ان لوگوں نے کافر ٹھہرانے میں اصرار کیا۔ اور پھر تکفیر کا فتویٰ تیار ہونے کے بعد اس طرف سے بھی مباہلہ کا اشتہار[1] دیا گیا۔ جو کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ساتھ بھی شامل ہے اور ابھی تک کوئی شخص مباہلہ کے لئے مقابلہ پر نہیں آیا۔ مگر مجھ کو

[1] یہ اشتہار جلد ہذا میں زیر نمبر ۹۸ صفحہ ۳۴۲ پر درج ہے۔ (المرتب)

۳۹۶

اس بات کے سُننے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے ایک معزز دوست حافظ محمد یوسف صاحب نے ایمانی جوانمردی اور شجاعت کے ساتھ ہم سے پہلے اس ثواب کو حاصل کیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حافظ صاحب اتفاقاً ایک مجلس میں بیان کر رہے تھے کہ مرزا صاحب یعنی اس عاجز سے کوئی آمادہ مناظرہ یا مباہلہ نہیں ہوتا۔ اور اسی سلسلہ گفتگو میں حافظ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ عبدالحق نے جو مباہلہ کے لئے اشتہار دیا تھا اب اگر وہ اپنے تئیں سچا جانتا ہے تو میرے مقابلہ پر آوے۔ میں اس سے مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ تب عبدالحق جو اسی جگہ کہیں موجود تھا حافظ صاحب کے غیرت دلانے والے لفظوں سے طوعاً و کرہاً مستعد مباہلہ ہوگیا اور حافظ صاحب کا ہاتھ آکر پکڑ لیا کہ میں تم سے اسی وقت مباہلہ کرتا ہوں۔ مگر مباہلہ فقط اس بارہ میں کروں گا کہ میرا یقین ہے۔ کہ مرزا غلام احمد و مولوی حکیم نورالدین اور مولوی محمد احسن یہ تینوں مرتدین اور کذابین اور دجالین ہیں۔ حافظ صاحب نے فی الفور بلا تامل منظور کیا کہ میں اس بارہ میں مباہلہ کروں گا۔ کیونکہ میرا یقین ہے کہ یہ تینوں مسلمان ہیں تب اسی بات پر حافظ صاحب نے عبدالحق سے مباہلہ کیا۔ اور گواہان مباہلہ منشی محمد یعقوب اور میاں نبی بخش صاحب اور میاں عبدالہادی صاحب اور میاں عبدالرحمٰن صاحب امرتسری قرار پائے۔ اور جب حسب دستور مباہلہ فریقین اپنے اپنے نفس پر لعنتیں ڈال چکے اور اپنے مُنہ سے کہہ چکے کہ یا الٰہی اگر ہم اپنے بیان میں سچائی پر نہیں تو ہم پر تیری لعنت نازل ہو۔ یعنی کسی قسم کا عذاب ہم پر وارد ہو۔ تب حافظ

جگہ ہی پڑھیں جہاں یہ لکھا ہے کہ سچے کی زندگی میں سب جھوٹے مر جاتے ہیں۔ بلکہ جھوٹے تو قیامت تک رہیں گے۔

جماعت کے واعظوں کو حضرت اقدس کی کتب کا بہت مطالعہ کر لینا چاہیئے

فرمایا:-

اس تحریک سے مجھے یہ بھی یاد آگیا ہے کہ وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ اُلٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اَور کا اَور ہی بنا دیں

آل عمران: ۵۶

Ref. No. 3

Raees-e-Qadian, Vol. 2. p.192, Tarikh-e-Mirza, p.38.

۱۹۲

مبارک احمد مر گیا۔ اس کے بعد امامی صاحب خود بھی مولوی عبدالحق کی زندگی میں طعمۂ اجل ہو کر ان کے برسرِ حق ہونے کی عملی تصدیق کر گئے۔ کیونکہ امامی صاحب نے خود لکھا تھا کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۹)

یاد رہے کہ قادیانی صاحب ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کو بمقام لاہور مرض ہیضہ میں گرفتار ہو کر مولوی عبدالحق مرحوم کی زندگی ہی میں گیارہ گھنٹہ کے اندر چل بسے تھے اور مولوی صاحب اپنے حریف کے نذرِ اجل ہونے کے بعد نو سال تک نہایت خوشگوار اور پُر عافیت زندگی بسر کر کے ۱۶۔ مئی ۱۹۱۷ء کو بگوٹ عالم آخرت ہوئے۔ والحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ (دیکھو ...)

باب ۵۔ رمضان المبارک میں خسوف و کسوف کا اجتماع اور رئیس قادیاں کی موقع شناسی

قادیانی صاحب کی عادت تھی کہ کیسی ہی صحیح متفق علیہ حدیث نبوی کیوں نہ ہو۔ اگر ان کی خانہ ساز مسیحیت یا نفسانی خواہشات کے خلاف نظر آتی تو تحقیر آمیز طریق پر اس کو پس پُشت ڈال دیتے یا نہایت بیباکی کے ساتھ اس پر اپنی معہود تاویل کاری کی طبع سازی شروع کر دیتے لیکن اگر کسی روایت کو ذرا بھی مفید مطلب پاتے تو خواہ کیسی ہی ضعیف بلکہ موضوع اور من گھڑت کیوں نہ ہو اس سے استدلال کر کے اسے اپنا لائق بڑا بنا لیتے اور خوش اعتقادی کا طوفان برپا کر دیتے۔ چنانچہ رمضان میں خسوف و کسوف کے اجتماع کی لغو و موضوع روایت اس کی روشن مثال ہے۔

چونکہ امامی صاحب کی ذات میں حضرت مہدی علیہ السلام کی علامات محققہ میں سے ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی تھی اور نیز اس وجہ سے کہ سچے مہدی علیہ السلام کی ایک علامت حدیثوں میں یہ لکھی ہے کہ وہ دول یورپ کی متحدہ افواج کو منہدم و پامال کر دیں گے۔ امامی صاحب کو انگریز کے خوف سے ابتداءً مہدویت کا دعویٰ کرنے کی جرأت نہ ہوئی بلکہ سرے سے ان صحیح حدیثوں کی صحت ہی کے منکر رہے جو حضرت مہدی علیہ السلام کے متعلق ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ کتب حدیث میں مروی ہیں۔ چنانچہ کتاب ازالہ اوہام (طبع پنجم صفحہ ۱۹۰) میں جو ۳۔ ستمبر ۱۸۹۱ء کو شائع ہوئی لکھا کہ محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔ ۱۸۹۱ء سے پہلے ان کی حالت برابر مذبذب رہی۔ کبھی تو مہدی بن بیٹھتے اور کبھی بخوف حکومت نہ صرف اپنی مہدویت سے انکار کر دیتے بلکہ ان حدیثوں کی صحت ہی کے منکر ہو جاتے جو حضرت مہدی

Ref. No. 4

Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 1, pp.395-396.

۳۹۵

دیں کہ یہ پیشگوئی کیوں پوری ہوئی۔ کیا یہ استدراج ہے یا نجوم ہے یا رمل ہے۔ اور کیا سبب

۴۴۰

۲ اکتوبر ۱۹۰۷ء

(بوقت سیر)

ہماری جماعت کے ایک شخص نے کسی غیر احمدی کا سوال پیش کیا کہ آپ نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ درست نہیں کیونکہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد فوت ہوا تھا۔

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو وہ کونسی کتاب ہے جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔

صرف جھوٹا نہیں بلکہ جھوٹا مباہلہ کرنیوالا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوتا ہے

ہم نے تو یہ لکھا ہوا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ مسیلمہ کذاب نے تو مباہلہ کیا ہی نہیں تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اتنا فرمایا تھا کہ اگر تو میرے بعد زندہ بھی رہا تو ہلاک کیا جائے گا سو ویسا ہی ظہور میں آیا۔ مسیلمہ کذاب تھوڑے ہی عرصہ بعد قتل کیا گیا اور پیشگوئی پوری ہوئی۔

یہ بات کہ سچا جھوٹے[1] کی زندگی میں مرجاتا ہے یہ بالکل غلط ہے کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے؟ بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے تھے۔ ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے اور مخالفوں کے وجود کا قیامت تک ہونا ضروری ہے جیسے وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین

[1] کاتب کی غلطی ہے۔ دراصل یہ فقرہ یوں ہونا چاہیئے۔ "یہ بات کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے یہ بالکل غلط ہے" چنانچہ سیاق و سباق میں اس کی وضاحت موجود ہے (مرتب)

۴۴۱

کفروا الی یوم القیامۃ[1] سے ظاہر ہے۔

ہم تو ایسی باتیں سُن سُن کر حیران ہوتے ہیں۔ دیکھو ہماری باتوں کو کیسے اُلٹ پلٹ کر پیش کیا جاتا ہے اور تحریف کرنے میں وہ کمال حاصل کیا ہے کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ کیا یہ کسی نبی، ولی، قطب، غوث کے زمانہ میں ہوا کہ اس کے سب اعداء مر گئے ہوں؟ بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرنے والوں کا حال ہو رہا ہے۔

جماعت کو خود سوچکر ایسے سوالوں کا جواب دینا چاہیئے

مجھے تو اپنی جماعت پر افسوس ہوتا ہے کہ کیا ان میں اتنی عقل بھی نہیں۔ کہ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ عقل میں فہم میں ہر طرح سے ترقی کریں اور ایسی باتوں کا خود سوچ کر جواب دیا کریں اور اپنی ایمانی روشنی سے ان باتوں کو حل کیا کریں۔ مگر دنیا داری کے دھندوں میں مت ماری جاتی ہے۔ اتنا نہیں کر سکتے کہ معترض سے ہماری کتاب کی وہ

(یہ اشتہار ۲۰×۲۶ کے ایک صفحہ پر ہے)

(یہ اشتہار رسالہ سچائی کا اظہار طبع بار اول ۔ باہتمام ریاض ہند پریس امرتسر کے صفحہ ۔ پر بھی طبع ہوا تھا)

(۱۱۲)

اعلان عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون[1]

اس مُباہلہ کی اہلِ اسلام کو اطلاع

جو دہم ذیقعد روز شنبہ کو بمقام امرتسر عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم ہوگا

اے برادران اہل اسلام کل دہم ذیقعدہ روز شنبہ کو بمقام مندرجہ عنوان میاں عبدالحق غزنوی اور بعض دیگر علماء جیسا کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے اس عاجز سے اس بات پر مباہلہ کریں گے کہ وہ لوگ

[1] النحل : ۱۲۹

۴۲۰

اس عاجز کو کافر اور دجال اور بے دین اور دشمن اللہ جلشانہٗ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سمجھتے ہیں۔ اور اس عاجز کی کتابوں کو مجموعہ کفریات خیال کرتے ہیں اور اس طرف یہ عاجز نہ صرف اپنے تئیں مسلمان جانتا ہے بلکہ اپنے وجود کو اللہ اور رسول کی راہ میں فدا کئے بیٹھا ہے لہذا ان لوگوں کی درخواست پر یہ مباہلہ تاریخ مذکورہ بالا میں قرار پایا ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہو جائیں کیونکہ میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں اور نہ میں کافر ہوں اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ سے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں تو خدا تعالے وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آجتک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔ اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر میں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت بُرے عذاب سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہزار دل بیزار ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالےٰ اپنی طرف سے سچا فیصلہ کر دے گا وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی۔ بڑے ثواب کی بات ہوگی اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدہ کو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لئے تشریف لائیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد قادیانی عفی اللہ عنہ

۹ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ

(مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

(یہ اشتہار ۲۰×۲۶ کے ایک صفحہ پر ہے)

Ref. No. 2

Malfoozat, Vol. 9, pp.440-441.

VERDICT ON QADIANIS

A Logical Approach

(SPECIAL PRESENTATION FOR THE YOUNG MEN OF TODAY)

By:
MAULANA MUHAMMAD YUSUF LUDHIANVI

Translated By
K.M. SALIM

Edited By
DR. SHAHIRUDDIN ALVI

APPENDICES

SUMMARY OF REFERENCES

Ref. No. 1: *Majmua-e-Ishtiharat Vol. 1, pp.426-427.*
Ref No. 2: *Malfoozat, Vol. 9, pp.440-441.*
Ref No. 3: *Raees-e-Qadian, Vol. 2. p.192, Tarikh-e-Mirza p.38.*
Ref. No. 4: *Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 1, pp.395-396.*
Ref. No. 5: *Arbaeen No. 3, p.21. Roohani Khazain, Vol. 17, p.408.*
Ref. No. 6: *Surma-e-Chashm-e-Arya, p.251; Roohani Khazain, Vol. 2, p.301.*
Ref. No. 7: *Roohani Khazain, Vol. 22, pp.326-332.*
Ref. No. 8: *Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 3, p.578-579.*
Ref. No. 9: *Hayat-e-Nasir, p.14, Ref. Qadiani Mazhab Section 1, No. 80.*
Ref. No.10: *Jang-e-Muqaddas, pp.210-211; Roohani Khazain, Vol. 6, pp.292-293.*
Ref. No.11: *Anjam-e-Atham (Hashiah), p.31.*
Ref. No.12: *Zamimah Anjam-e-Atham, p.54.*
Ref. No.13: *Zamimah Braheen-e-Ahmadia, Part 5, pp.92-93, Roohani Khazain, Vol. 21, p.253.*
Ref. No.14: *Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 3, pp.541-542.*
Ref. No.15: *Akhbar Badr, Qadian No., Vol. 29, 2-19 July, 1906, p.4; Ref. Qadiani Mazhab, Section 7, No. 39.*
Ref. No.16: *Majmua-e-Ishtiharat, Vol. 2, pp.115-116.*
Ref. No.17: *Malfoozat Vol. 9, p.268.*
Ref. No.18: *Izala-e-Auham, p.557; Roohani Khazain, Vol. 3, p.400.*
Ref. No.19: *Izala-e-Auham, p.190, Roohani Khazain, Vol.3, p.192.*
Ref. No.20: *Haqiqat-ul-Wahi, p.193; Roohani Khazain, Vol.22, pp.200-201.*
Ref. No.21: *Haqiqat-un-Nubuwwah, p.192, by Mirza Mahmud Ahmad.*
Ref. No.22: *Nishan-e-Aasmani, p.14; Roohani Khazain, Vol. 4, p.374.*
Ref. No.23: *Zamimah Anjam-e-Atham, p.53; Roohani Khazain, Vol. 11, p.337.*

Ref. No. 1

Majmua-e-Ishtiharat Vol. 1, pp.426-427.

۴۲۶

مکفرین کو کوئی عذر باقی نہ رہے۔ اگر بعد اس کے مکفرین نے مباہلہ نہ کیا اور نہ تکفیر سے باز آئے
تو ہماری طرف سے ان پر حجت پوری ہو گئی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ مباہلہ سے پہلے ہمارا حق
ہوگا کہ ہم مکفرین کے سامنے جلسہ عام میں اپنے اسلام کے وجوہات پیش کریں۔ والسلام علیٰ
من اتبع الهدیٰ۔

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد۔ ۳۰ شوال ۱۳۱۰ھ (مطابق مئی ۱۸۹۳ء)

(مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ نمبر ۱۲

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین، آپ کی دلچسپی کیلئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کاایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کرسکتے ہیں۔سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کیلئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ہر شمارہ کا حل ہمیں شمارہ مارکیٹ میں آنے کے دس دن بعد تک موصول ہو جانا چاہیے۔

سوال نمبر۱.....← مرزا غلام احمد قادیانی نے کشف میں اپنے آپ کو خدا کی حیثیت سے دیکھا اور اس نے اس پر یقین بھی کیا کہ وہ خدا ہے اس کا یہ کشف قادیانیوں کی کس کتاب میں درج ہے؟

سوال نمبر۲.....← مرزا غلام احمد قادیانی اپنے باپ کی پنشن ہضم کر گیا تھا یہ واقعہ خود مرزا کی بیوی نے بیان کیا۔ کیا آپ اس کتاب کا نام بتا سکتے ہیں جس میں یہ واقعہ درج ہے؟

سوال نمبر۳.....← مرزائی آج کل جس ٹی وی چینل کو اپنی تبلیغ کے استعمال کر رہے ہیں اس کا نام بتائیے؟

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک ٹوکن کاٹ کر صحیح اندراج کرکے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کاغذ پر تحریر کریں۔

۳..... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

ٹوکن شمارہ ۲۶ سلسلہ نمبر ۱۲

نام ____________________

ولدیت ____________________

مکمل پتہ ____________________

____

ذاتی مصروفیات ____________________

____

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین

کے زیر اہتمام سالانہ رد قادیانیت ورد عیسائیت کورس

۱۵ تا ۲۸، شعبان (۱۴۱۶ھ) 2 تا 20 جنوری 1996ء

بمقام: مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) جھنگ

★ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
★ حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی
★ حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی
★ حضرت مولانا عبداللطیف مسعود
★ حضرت مولانا زاہد الراشدی
★ حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی
★ حضرت صاحبزادہ طارق محمود
★ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
★ جناب الحاج اشتیاق حسین
★ جناب محمد متین خالد (ایم۔اے۔ایل۔ایل۔بی)
★ حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی
★ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی

اور دیگر ماہرین فن لیکچرز دیں گے۔

کورس میں شرکت کے لئے درجہ رابعہ یا اس سے اوپر میٹرک یا اس کے اوپر کی تعلیمی قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔
کورس میں علماء، خطباء، طلباء، ملازمین تمام طبقہ حیات سے وابستہ حضرات شرکت کر سکتے ہیں
شرکاء کو کاغذ۔ قلم۔ رہائش۔ خوراک عالمی مجلس کی منتخب مطبوعات کا سیٹ اور ڈیڑھ صد روپیہ وظیفہ دیا جائے گا۔ (موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے۔)
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتب اور نقد انعام دیا جائے گا اور کامیاب شرکاء کو اسناد دی جائینگی۔
وفاق کا امتحان ہوتے ہی جو طلباء آجائینگے ان کو رہائش۔ خوراک کی سہولت دی جائیگی البتہ تعلیم 10 شعبان کو شروع ہوگی۔
آج سے ہی تمام بہی خواہانِ مجلس، دینی تعلیم کے دلدادہ اور اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کوشش شروع فرمائیں اور ذیل کے پتہ پر درخواستیں سادہ کاغذ پر بھجوائیں۔

نام ______________ ولد ______________
مکمل پتہ ڈاک ______________
تعلیم ______________ پیشہ و دیگر کوائف ارسال کریں۔

درخواستوں کے لئے پتہ (حضرت مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان فون: 40978